

الصلوة والسلام عليك يا نور الله



# فضائل اہل بیت

تصنیف

شیخ القرآن

ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری

عمدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور



رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا  
إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ  
أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

ترجمہ: اے نبی ﷺ کے گھر والو! اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے پلیدی کو دور کرے  
اور تمہیں خوب صاف ستھرا کرے (الاحزاب)

# فضائل اہل بیت

(قرآن و حدیث کی روشنی میں)

از پیر طریقت

ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری

ناشر

عمدة البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور



## حسن ترتیب

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	عرض ناشر	7
2	الاحدء	8
3	تعارف مصنف	9
4	آغاز کتاب فضائل اہل بیت	21
5	اہل بیت کون؟	22
6	حدیث نمبر 1	25
7	حدیث نمبر 2	27
8	حدیث نمبر 3	28
9	حدیث نمبر 4	29
10	حدیث نمبر 5	31
11	حدیث نمبر 6	32
12	حدیث نمبر 7	34
13	حدیث نمبر 8	35
14	حدیث نمبر 9	37

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب ..... فضائل اہل بیت

نام مصنف ..... پیر طریقت ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری

صفحات ..... 96

تعداد ..... 1100

طبع ..... دوم

سن اشاعت ..... 2007ء 1428ھ

ڈیزائننگ ..... طیب گرافکس

کیوزنگ ..... محمد شاہد قادری

ہدیہ ..... 60 روپے

ناشر

عمدة البیان پبلشرز (رجسٹرڈ)

سنٹرل کمرشل مارکیٹ C/O جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن لاہور

042-8428922-0300-4826678-0300-7991693



38	حدیث نمبر 10	15
39	حدیث نمبر 11	16
41	حدیث نمبر 12	17
42	حدیث نمبر 13	18
43	حدیث نمبر 14	19
44	حدیث نمبر 15	20
45	حدیث نمبر 16	21
46	حدیث نمبر 17	22
47	حدیث نمبر 18	23
48	حدیث نمبر 19	24
49	حدیث نمبر 20	25
50	حدیث نمبر 21	26
51	حدیث نمبر 22	27
52	حدیث نمبر 23	28
53	حدیث نمبر 24	29
54	حدیث نمبر 25	30
55	حدیث نمبر 26	31

56	حدیث نمبر 27	32
57	حدیث نمبر 28	33
58	حدیث نمبر 29	34
59	حدیث نمبر 30	35
60	حدیث نمبر 31	36
61	حدیث نمبر 32	37
62	حدیث نمبر 33	38
63	حدیث نمبر 34	39
64	حدیث نمبر 35	40
65	حدیث نمبر 36	41
66	حدیث نمبر 37	42
67	حدیث نمبر 38	43
68	حدیث نمبر 39	44
69	حدیث نمبر 40	45
70	حدیث نمبر 41	46
71	حدیث نمبر 42	47
72	حدیث نمبر 43	48



49	حدیث نمبر 44	73
50	حدیث نمبر 45	74
51	حدیث نمبر 46	75
52	حدیث نمبر 47	76
53	حدیث نمبر 48	77
54	حدیث نمبر 49	78
55	حدیث نمبر 50	79
56	حدیث نمبر 51	80
57	حدیث نمبر 52	81
58	حدیث نمبر 53	82
59	حدیث نمبر 54	83
60	حدیث نمبر 55	84
61	حدیث نمبر 56	85
62	حدیث نمبر 57	86
63	حدیث نمبر 58	87
64	حدیث نمبر 59	88
65	حدیث نمبر 60	89

## عرض ناشر

محترم قارئین کرام..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جیسا کہ جناب کے علم میں پہلے ہی آچکا ہے کہ عمدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور مستطاف ادارہ کا وجود بالخصوص اس غرض سے معرض وجود میں لایا گیا ہے کہ حضرت قبلہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری مدظلہ العالی کی تمام تصانیف کی بحسن و خوبی اشاعت کیساتھ مارکیٹ میں لائے تو اسی سلسلے کی پہلی کتاب اہم ترین موضوع پر ”جہاد اسلامی“ شائع کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ اب یہ عمدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور کی طرف سے دوسری اشاعت موسومہ ”فضائل اہل بیت“ جو نام سے ہی ظاہر ہے کہ اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حضور نذرانہ عقیدت قرآن و حدیث کی روشنی میں ہدیہ قارئین ہے۔

اللہ کریم ہماری اس حقیر سی کوشش و خدمت کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔

اور اراکین عمدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور کیلئے توشعہ آخرت بنائے آمین ثم آمین۔

والسلام

خاکپائے آل رسول ﷺ

ڈاکٹر احمد سعید قادری

مینجنگ ڈائریکٹر عمدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ)

ماڈل ٹاؤن لاہور



## الاهداء

بالعموم جملہ اہل بیت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء و بالخصوص  
سید الشہداء سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ و شہداء کربلا۔

جنکی عقیدت و محبت کی برکت سے ناچیز کو اس  
عظیم خدمت کی توفیق ہوئی۔

دعا گو:

ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری

## تعارف مصنف

پیر طریقت ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری صاحب تو ایسی شخصیت ہیں۔ جو کہ کسی  
تعارف کے محتاج نہیں۔ لیکن میری سوچ میں جناب کی زندگی سے متعلق کچھ اہم  
معلومات موجود ہیں جن پر روشنی ڈالنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اکثر و بیشتر عام انسان کے  
دل میں یہ خیال آتا ہے کہ اس بین الاقوامی شہرت یافتہ شخصیت کی بنیادی تعلیم کون سی  
خوش نصیب درس گاہ میں ہوئی کہ جس نے ایسے عظیم انسان تخلیق کئے۔ ہر انسان کی  
سب سے پہلی درس گاہ اُس کی ماں کی گود ہی ہوتی ہے۔ جتنی وہ گود مقدس و مکرم ہوگی  
اُتنی ہی اُس کی اولاد کی تربیت اعلیٰ ہوگی آپ آج کسی بھی تاریخ کا مطالعہ کریں تو  
یقیناً آپ کی نظر سے بڑی بڑی شخصیات کے تذکرے ضرور گزرتے ہوں گے۔ وہاں  
ان شخصیات کی تربیت کی پہلی بنیادی چیز اور عظیم درس گاہ ”ماں کی گود“ کے ہی ثمرات  
ملتے ہیں جو کہ ایک عام انسان کو عظیم انسان بنانے میں مدد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔  
حضرت قبلہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری دامت برکاتہم العالیہ کی شخصیت میں اُس پہلی  
درس گاہ کی تربیت کے ہی اثرات ہیں کہ آپ بہترین عالم دین باعمل، بہترین مفتی،  
بہترین مدرس، بہترین محقق و مصنف، بہترین شیخ الطریقت و شیخ الثغیر اور بہترین شیخ  
الحدیث ہیں آپ کی طبع شریف میں انتہائی نرمی، حلم بردباری برداشت اور انکساری  
کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے آپ سابق صوبائی وزیر برائے مذہبی امور و اوقاف  
پنجاب اور بانی و مہتمم جامعہ رضویہ (فرسٹ) سنٹرل کمرشل مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور



ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف اور قرآن مجید کے مترجم بھی ہیں اب جناب حضرت صاحب کی بنیادی تعلیم کے متعلق تفصیلی معلومات پیش کرتا ہوں تاکہ قارئین کو علم ہو جائے کہ آپ نے تعلیم و تربیت اور روحانی تربیت کہاں سے حاصل کی۔

ولادت :- آپ کے آباؤ اجداد سادات و شرفاء بخارا سے ہیں جو حضرت سید جلال الدین بخاری علیہ الرحمۃ کے ہمراہ بخاری سے کشمیر آئے پھر اوج شریف ضلع بہاولپور آکر آباد ہوئے۔ آپ کی ولادت موضع کچی لعل نزد اوج شریف تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ میں بروز جمعرات مورخہ ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو خدا بخش علیہ الرحمۃ کے گھر میں ہوئی۔ آپ کے دادا بزرگوار محمد موسیٰ علیہ الرحمۃ اور پردادا محمد جوہر علیہ الرحمۃ تھے۔

ابتدائی تعلیم :- آپ نے سب سے پہلے ناظرہ قرآن مجید اپنے پردوسی بزرگ عالم مولانا غلام نبی خورشیدی علیہ الرحمۃ سے عرصہ تین چار ماہ میں پڑھ کر مکمل کیا۔ اس کے بعد آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول موضع بن والا میں حاصل کی اور مڈل تک کی تعلیم کے لئے موضع لکس کے گورنمنٹ سکول میں داخلہ لیا وہاں سے مڈل کا امتحان انتہائی اعلیٰ پوزیشن میں پاس کیا بعد ازاں دیگر دینی تعلیم کے لئے مخدوم حسن محمود بن غلام میراں شاہ کے گاؤں جمال الدین والی علاقہ صادق آباد ضلع رحیم یار خان میں استاذ العلماء والفضلاء حضرت علامہ حکیم غلام رسول علیہ الرحمۃ سے اکتساب فیض کیا اور ان سے آپ نے درس نظامی کی ابتدائی کتب کے ساتھ شرح تہذیب قطبی کے اوائل شرح وقایہ اولین، اصول الشاشی، نور الانوار اور علم طب کی میزان طب، طب اکبر و موجز وغیرہ پڑھیں۔

1958ء میں ذمیرہ غازی خان میں استاذ العلماء علامہ مولانا غلام جہانیاں صاحب سے نور الانوار، شرح جامی، مولانا عبد الغفور صاحب سے قطبی، میر قطبی، مولا جلال، حمد اللہ شرح وقایہ آخرین، میبذی التصریح، اقلیدس، مشکوٰۃ شریف، جلالین ہدایہ اولین، حسامی، مقامات حریری، حماسہ، مثنوی، تصوف، لواحجامی، لواحجامی اور مثنوی شریف پڑھیں۔

1961ء ملتان میں غزالی زماں رازی دوران حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کے مدرسہ انوار العلوم میں داخلہ لیا۔ استاذ العلماء جناب مولانا عبد الکریم سے تفسیرات احمدیہ پڑھی اور حضرت مفتی امجد علی خاں صاحب سے توضیح و تلویح، مسلم الثبوت و ہدایہ آخرین پڑھیں۔

پھر مفتی اعظم حضرت مفتی سید مسعود علی قادری سے جلالین و علم میراث پڑھا اور فتویٰ نویسی سیکھی۔ آخر میں حضرت علامہ قبلہ کاظمی شاہ صاحب سے مناظرہ رشیدیہ، شرح عقائد، خیالی اور دورہ حدیث شریف پڑھ کر سند فراغت علم حاصل کی۔

عملی زندگی کا آغاز :- علوم و فنون اور فتویٰ نویسی کے علم سے فراغت کے بعد قبلہ کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کی نظر عنایت و التفات نے بطور نائب مفتی آپ ہی کا انتخاب فرمایا۔ کچھ عرصہ کے بعد ہی حکومت پاکستان نے قبلہ کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کو بہاولپور یونیورسٹی میں بطور پروفیسر حدیث مقرر فرمایا تو قبلہ کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے جن قابل ترین تلامذہ کو بہاولپور ساتھ لے جانے کے لئے منتخب فرمایا ان میں آپ بھی شامل تھے۔ حضرت قبلہ مفتی صاحب نے بہاولپور یونیورسٹی سے



1965-1966ء میں ایم اے اسلامک لاء یعنی تخصص فی الفقہ والقانون الاسلامی کی سند حاصل کی اور حضرت قبلہ کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے فرمان پر اپنی مادر علمی مدرسہ انوار العلوم واپس آکر استاذ الحدیث، مفتی و صدر شعبہ افتاء کے فرائض سنبھالے۔ 1977ء میں حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ کی خواہش پر قبلہ مفتی صاحب جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور شیخ الحدیث و شیخ الادب العربی مقرر ہوئے اسی دوران صدر انجمن تہذیب الاسلام مین مارکیٹ گلبرگ آپ کو جامعہ مسجد غوثیہ گلبرگ لے آئے۔ جہاں عرصہ 12 سال تک جامع مسجد غوثیہ کے خطیب رہے اور یہاں جامعہ غوثیہ کے نام سے مدرسہ قائم کیا اور 1990ء تک اسی درس گاہ کے ناظم اعلیٰ و شیخ الحدیث رہے اور انتہائی خوش اسلوبی محنت خلوص اور لگن سے کامیابیوں اور کامرانیوں سے ہم کنار ہوئے۔ بعد ازاں جناب پروفیسر ظہیر الدین احمد بابر نقشبندی قادری نے ماڈل ٹاؤن سوسائٹی سے چار کنال کا رقبہ حاصل کر کے قبلہ مفتی صاحب کے سپرد کیا اور ان کے پُر خلوص تعاون کے ساتھ آپ نے ماڈل ٹاؤن سنٹرل کمرشل مارکیٹ میں اپنی ذاتی دینی درس گاہ کا آغاز فرمایا جو کہ تقریباً عرصہ 17 سال سے انتہائی کامیابی کے ساتھ اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہیں۔ جامعہ رضویہ ٹرسٹ سنٹرل کمرشل مارکیٹ ماڈل ٹاؤن میں درج ذیل شعبہ جات کی انتہائی کامیابی کے ساتھ سرپرستی فرما رہے ہیں۔ یہ جامعہ رضویہ ایک ٹرسٹ کے زیر اہتمام چل رہا ہے جس کے مینجنگ ٹرسٹی حضرت قبلہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری صاحب آپ کے بڑے بیٹے ڈاکٹر احمد سعید قادری ڈپٹی مینیجنگ ٹرسٹی اور جناب پروفیسر ظہیر الدین احمد بابر سیکرٹری جنرل ہیں حضرت قبلہ مفتی صاحب کے

دوسرے صاحبزادے جناب علامہ محمد وحید قادری جامعہ کے ناظم و تعلیمات و مالیات ہیں۔ شعبہ جات: شعبہ تحفیظ القرآن، شعبہ تجوید و قراءت، شعبہ درس نظامی، شعبہ کمپیوٹر لیب، شعبہ تخصص فی الفقہ والحدیث والقانون الاسلامی اور شعبہ نشر و اشاعت شامل ہیں حضرت قبلہ مفتی ڈاکٹر غلام سرور قادری کی جتنی بھی تصانیف ہوگی ان کی اشاعت کے لیے مستقلاً عمدہ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور کے نام سے ادارہ معرض وجود میں لایا گیا ہے جس کے زیر اہتمام آپ کی تمام تصانیف اشاعت ہوگی اور وہی ادارہ آپ کی تمام مطبوعات کے حقوق کا تحفظ کرے گا۔ آپ کی تصانیف تقریباً 55 کے قریب ہیں جن میں خاص اہمیت کا حامل ترجمہ قرآن مجید، عمدہ البیان فی ترجمہ القرآن ہے جو کہ اس صدی کا ایک عظیم الشان تجدیدی کارنامہ ہے جلد چھپ کر منظر عام پر آ رہا ہے۔ انشاء اللہ ایمان افروز اور تحقیقی شاہکار و تصانیف خود مطالعہ کریں اور عزیز واقارب میں تحفہ پیش کریں یہ آپ کی سعادت ہوگی اور اس سے خیر و برکت کا وافر حصہ نصیب میں آئے گا انشاء اللہ۔

## آپ کی تصانیف درج ذیل ہیں!

- (1)۔ درود و سلام و شان خیر الانام ﷺ (29)۔ رد امکان کذب باری تعالیٰ
- (2)۔ مقام علم و علماء (30)۔ شرح "الفضل الموهبہ"
- (3)۔ خلافت اسلامیہ اور مغربی جمہوریت (31)۔ معجزہ شق القمر
- (4)۔ قاضی اور سربراہ مملکت (32)۔ بیعت کی اہمیت و ضرورت
- (5)۔ مسئلہ ایصال ثواب (33)۔ مسئلہ تصویر (تصویر کا جواز)



(6)۔ ندائے یا محمد یا رسول اللہ ﷺ (34)۔ نماز سے متعلق تین اہم مسئلے

(7)۔ پروفیسر طاہر القادری کا علمی و تحقیقی جائزہ (35)۔ تفسیر اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

(8)۔ شدید غصہ میں دی گئی طلاق کا شرعی حکم (36)۔ تفسیر بسم اللہ الرحمن الرحیم

(9)۔ مسئلہ صلوٰۃ و سلام قبل اذان (37)۔ اسلام میں ٹیکوں کی شرعی حیثیت

(10)۔ سورہ یونس مع اردو ترجمہ و تفسیر (38)۔ حج اور قربانی

(11)۔ عید اسلام (39)۔ نجات الوالدین الکربیین

(12)۔ معرفت خداوندی (40)۔ پردہ کی شرعی حیثیت

(13)۔ سورہ ملک مع ترجمہ و تفسیر (41)۔ ذکر و وسیلہ

(14)۔ الشاہ احمد رضا بریلوی (42)۔ عالم برزخ

(15)۔ مسئلہ علم غیب و وسیلہ (43)۔ الوفاائف القادریہ

(16)۔ قرآن کیسے جمع ہوا؟ (44)۔ فضائل اہل بیت

(17)۔ مجموعہ حیات اولیاء (45)۔ عمدۃ البیان فی ترجمۃ القرآن

(18)۔ شرح جامی کا اردو ترجمہ

(19)۔ مسئلہ رفع یدین (46)۔ حالات امام بخاری علیہ الرحمۃ

(20)۔ معجزات مصطفیٰ ﷺ (47)۔ جہاد اسلامی (اردو۔ انگلش)

(21)۔ افضلیت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (48)۔ مسائل و فضائل زکوٰۃ و صدقات

(اردو۔ انگلش)

(22)۔ معاشیات نظام مصطفیٰ ﷺ (49)۔ اسلام کا قانون شہادت

(23)۔ ایکشن یا سلکشن (50)۔ لباس مسنون

(24)۔ اسلام میں داڑھی کی شرعی حیثیت (51)۔ علماء اور حکمرانوں کے درمیان تعلق کی اہمیت

(25)۔ بہتر اسلامی فرقے اور ان کی تاریخ و عقائد (52)۔ تحفہ منکب

(26)۔ تحفہ مومن (53)۔ تین اہم مسئلے (حج علی الفلاح پر کھڑا ہونا۔

(27)۔ قیام تعظیم نمازی کے آگے سے گزرتا۔ نماز کے بعد دعا)

(28)۔ شہادت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (54)۔ شدید غصہ کی طلاق

(55)۔ تنزیہ الغفار عن تکذیب الاشرار

(رد امکان کذب)

ان درج بالا کتب کے علاوہ حضرت کا ماہانہ مجلہ ماہنامہ البر لاہور کے نام

سے عرصہ ۷ سال مکمل اور آٹھارویں سال کا آغاز ہو چکا ہے جو کہ امت مسلمہ کے لئے

بالخصوص شائع ہو رہا ہے انتہائی اہم موضوعات پر مضامین، تبصرے اور حالات حاضرہ

پر ادارے اور لوگوں کے برنس کی تشبیہ اس کے حسن و قدر میں اضافے کا باعث ہو رہی

ہے آج ہی اخبار ہا کر یا بک اسٹالز سے نام لے کر ماہنامہ البر لاہور طلب فرمائیں تا

کہ آپ اپنے گھریلو ماحول کو دینی، روحانی اور اصلاحی پہلو میں خود کفیل بنائیں۔ یوں تو

آپ کی ہر کتاب علم کا ایک خزانہ ہے مگر وہ کتابیں جو آپ نے کسی کے جواب میں

دینی و تحقیقی جائزہ کے نام سے لکھیں یا کسی کی علمی و تحقیقی اغلاط کی نشاندہی میں لکھیں

خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں مثلاً ”دروود و سلام شان خیر الانام“ جناب جسٹس تقی عثمانی

دیوبندی عالم کے جواب میں لکھی گئی اور ”ذاکثر غلام مرتضیٰ ملک کی کتاب توحید اور

وجود باری تعالیٰ کا علمی و تحقیقی جائزہ“ بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے آپ کی کتب ایک



تحریر بے کراں ہیں دینی روحانی اصلاحی علم حق کے متلاشی ان کتب کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔ ۱۹۹۸ء میں آپ نے علم نحو کی مشہور کتاب الکافیہ کی عربی شرح الوافیہ پر چار جلدوں پر مشتمل عربی میں تحقیق و تخریج لکھی الکافیہ جو کہ پورے عالم اسلام کے دینی مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔ اس کی عربی زبان میں شرح فرما کر پنجاب یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی (دکتورہ) کی ڈگری حاصل کی۔ نیز طبیبہ کالج لاہور میں چار سالہ طب کا کورس کر کے گورنمنٹ سے طبیب کی ڈگری بھی حاصل کی۔

علمی و دینی ذوق:- آپ کے علمی و دینی ذوق کا یہ حال ہے کہ اپنی آبائی زمینیں اور مکانات جو آپ کے ورثے میں آئی تھیں سب بیچ کر مدرسہ اور لائبریری پر خرچ کر دیا اور سارا دن لائبریری میں بیٹھ کر مطالعہ اور تخریر و تدوین میں مصروف رہتے ہیں اور اپنے صاحبزادوں کو بھی اسی لائن پر چلایا آپ کے بڑے صاحبزادے احمد سعید قادری ہو میوڈاکٹر اور بہترین عالم ہیں جامعہ کے وائس چانسل اور درس نظامی پڑھاتے ہیں اور دوسرے صاحبزادے علامہ محمد وحید قادری درس نظامی کے فاضل اور یونیورسٹی سے ایم۔ اے ہیں وہ بھی جامعہ کے استاذ و ناظم اعلیٰ و تعلیمات ہیں اور تیسرے صاحبزادے علامہ محمود عبید قادری درس نظامی سے فارغ و انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد سے ایل ایل بی لاء اینڈ شریعہ ہیں چوتھے بیٹے محمد حماد قادری نے ایف۔ اے کے بعد درس نظامی شروع کیا جو درس نظامی کے دوسرے سال میں زیر تعلیم ہیں اور پانچویں سب سے چھوٹے بیٹے محمد باذل قادری قرآن پاک حفظ کر رہے ہیں۔

تفصیل غیر ملکی تبلیغی دورے، مناظرے:- قبلہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری صاحب مصنف کتب کثیرہ، دینی خدمات کے جذبے سے اکثر تبلیغی دورے فرماتے رہتے ہیں۔ صدر جنرل ضیاء الحق شہید کے زمانہ میں آپ نے چین کا انتہائی کامیاب سرکاری دورہ کیا۔ جنوبی افریقہ کے مسلمانوں کی درخواست پر آپ جنوبی افریقہ کے کئی دورے کر چکے ہیں بلکہ ۱۹۸۶ء میں جنوبی افریقہ کے دورے کے دوران (شہر کیپ ٹاؤن) مرزائیوں کے ساتھ تین دن تک مناظرہ ہوتا رہا آخر میں مرزائی لیڈر سلیمان ابراہیم لا جواب ہو کر مرزائیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو گیا اور اس نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس طرح کے کئی مناظروں میں حضرت کاظمی علیہ الرحمۃ نے آپ کو بھیجا تو ان کی دعا سے ہمیشہ آپ کامیاب و فتیاب رہے۔

(لیڈی سمتھ) میں دیوبندی مولانا عبدالرزاق سے علماء دیوبند کی گستاخانہ عبارات پر مناظرہ ہوا جس پر انہوں نے اقرار کیا کہ واقعی یہ عبارات گستاخانہ و کفریہ ہیں اس مناظرہ کی بھی کیسٹ موجود ہے آپ برطانیہ کا بھی چار دفعہ تبلیغی دورہ کر چکے ہیں ایک موقع پر آپ سلطان باہوٹرسٹ یو۔ کے ٹھہرے ہوئے تھے کہ مرزا طاہر احمد نے (جنگ) لندن میں ختم نبوت کے حوالے سے ایک بیان دیا جس پر گرفت کرتے ہوئے حضرت مفتی صاحب نے اسے بھی مناظرہ کا چیلنج کیا جو کہ برطانیہ (جنگ) اخبار کی شہہ سُرخ سے یہ خبر شائع ہوئی جس پر مرزا طاہر احمد نے مناظرہ کرنے اور گفتگو کرنے سے انکار کر دیا اسی طرح آپ متحدہ عرب امارات کئی مرتبہ تبلیغی دورے فرما چکے ہیں۔ یورپین ممالک جرمنی، ہالینڈ، انگلینڈ، ساؤتھ افریقہ اور متحدہ عرب امارات کے بھی دورے کر چکے ہیں ان ممالک کے علاوہ تقریباً اکثر ممالک میں



آپ کے کثیر تعداد میں مریدین ہیں علاوہ ازیں پاکستان میں بھی ارادتمندوں کا ایک وسیع حلقہ موجود ہے چونکہ کویت میں حلقہ ارادت ہے وہاں ایک مرتبہ تشریف لے گئے تو دورہ کویت کے دوران کویت کے سابق وزیر برائے مذہبی امور شیخ طریقت علامہ سید یوسف ہاشم الرفاعی جو دین اسلام اور خصوصاً مسلک اہل سنت کی مثالی خدمات سرانجام دے رہے ہیں ان کی موجودگی میں قبلہ مفتی صاحب نے عربی میں خطاب فرمایا اور اعلیٰ حضرت کے کچھ نعتیہ کلام حدائق بخشش کا بھی عربی میں ترجمہ کر کے اس کی تشریح فرمائی۔ جس پر قبلہ رفاعی صاحب بے حد متاثر ہوئے اور فرمایا کہ اعلیٰ حضرت کے نعتیہ کلام حدائق بخشش کا عربی ترجمہ فرمادیں۔ جو کہ مسلک حق اہل سنت کی بہت بڑی خدمت ہوگی اور اہل عرب اس سے خوب استفادہ کر سکیں گے آپ نے پاکستان میں بھی کئی مناظرے کئے جبکہ بیچہ وطنی میں ایک مشہور عیسائی پادری سعید مسیح سے کئی دن مناظرہ کیا آخر میں وہ بھی آپ کے علمی دلائل کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گیا اور توبہ کر کے مشرف باسلام ہو گیا جو عیسائی پادری تائب ہوا اُس کا نام احمد سعید رکھا گیا آج کل وہ کراچی میں ایک مبلغ اسلام کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہا ہے علاوہ ازیں موضع کبیر میں دربار شریف حضرت پناہ سے ملحقہ مسجد میں ایک قابض دیوبندی خطیب نے مناظرے کا چیلنج کیا جب حضرت مفتی صاحب علماء اہل سنت کی معیت میں وہاں پہنچے تو مذکورہ مولوی صاحب میدان سے بھاگ گئے۔ آخر میں ۱۲ بزرگوں کے اسماء گرامی جن سے آپ کو خلافت ملی ہے۔

## شریعت و طریقت کی سندیں و خلافتیں

- ۱۔ حضرت قبلہ سید احمد سعید کاظمی ملتانی رحمۃ اللہ علیہ سے علوم شریعت کی سند کے ساتھ سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ و قادریہ و نقشبندیہ و سہروردیہ کی خلافت۔
- ۲۔ استاذ العلماء و شیخ طریقت حضرت غلام جہانیاں علیہ الرحمہ (ڈیروی) سے علوم شریعت کے ساتھ سلسلہ چشتیہ معینیہ، فریدیہ کی خلافت۔
- ۳۔ مفتی اعظم ہند شاہ مصطفیٰ رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ سے علوم شریعت کی سند کے ساتھ سلسلہ عالیہ قادریہ نوریہ کی خلافت۔
- ۴۔ شاہ ابوالحسن زید فاروقی دہلوی علیہ الرحمہ سے علوم شریعت کی سند کے ساتھ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مظہریہ مجددیہ کی خلافت۔
- ۵۔ مفتی عرب و عجم قطب مدینہ منورہ ضیاء الامۃ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ سے علوم شریعت کے ساتھ سلسلہ عالیہ قادریہ کی و سلسلہ اشرفیہ کچھوچھو شریف و سلسلہ نبہانیہ کی اور حضرت قطب مدینہ کو حضرت سیدنا علی حسین اشرفی کچھوچھو شریف علیہ الرحمہ اور امام یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمہ سے براہ راست خلافت حاصل تھی۔
- ۶۔ استاذ العلماء فقیہ امت حضرت مفتی محمد اعجاز ولی خاں علیہ الرحمہ (لاہوری) سے علوم شریعت کے ساتھ سلسلہ عالیہ قادریہ و حنفیہ (شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ) کی خلافت۔
- ۷۔ حضرت سیدنا طاہر علاؤ الدین بغدادی علیہ الرحمہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ کی خلافت۔



۸۔ شیخ الاسلام حضرت امام محمد بن زکریا مدنی انصاری (مدینہ منورہ) سے علوم شریعت کے ساتھ چاروں سلسلوں کی خلافت۔

۹۔ شیخ الاسلام حضرت امام سید محمد بن سید علوی مالکی مکی (مکہ مکرمہ) سے چاروں سلسلوں کے علاوہ جملہ بلاد عرب و عجم کے مشائخ کبار کے جملہ سلاسل شریفہ کی اجازت و خلافت۔

۱۰۔ محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد علیہ الرحمہ (فیصل آبادی) سے خلافت۔

۱۱۔ حضرت مفتی اعظم پاکستان سیدی ابو برکات سید احمد الوری رحمۃ اللہ علیہ لاہور سے خلافت۔

۱۲۔ سلطان الفقراء والوصوفیہ حضرت غلام رسول ریاض آبادی (ماتانی) خلیفہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمہ سے خلافت۔ یہ تھیں آپ سے متعلق معلوماتی گزارشات جو کہ ضبط تحریر میں لائی گئی ہیں۔

اللہ رب العزت ایسے پاکان امت کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ارزانی فرمائے امین

دعا گو

مہینہ جبر عہدۃ البیان پبلشرز (رجسٹرڈ) لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم  
”انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت  
ویطہرکم تطہیراً“ (الاحزاب پ ۲۲)

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والو! اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے پلیدی کو دور کرے اور تمہیں خوب صاف ستھرا فرمائے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ اس سے پہلے جو ہم نے تمہیں نصیحتیں فرمائی ہیں ان سے ہمارا مقصد صرف یہی ہے کہ اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی پلیدی کو خواہ وہ اعتقادی ہو یا عملی، دور کرے اور تمہیں خوب پاک و صاف اور ستھرا فرمائے۔ الحمد للہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات نے اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر بھرپور طریقہ سے عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اعتقاد و کردار میں ایسا صاف و ستھرا اور پاکیزہ بنایا کہ وہ پوری امت کی خواتین کے لئے حسین ترین نمونہ عمل بن گئیں لہذا امت مسلمہ کی خواتین کی ترقی و نجات اسی میں ہے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات کے نقش قدم پر چلیں۔

بے شک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اولین اہل بیت ہیں اور اس آیت مذکورہ بالا کی اولین مصداق ہیں۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاء و استدعاء سے سیدنا علی مرتضیٰ و سیدہ طیبہ فاطمہؑ و زہراء و حسنین کریمین رضی اللہ عنہم بھی اس لطف و عنایت الہیہ میں شامل ہو کر اس آیت کے مصداق و حقدار قرار پائے۔

اب سوال یہ ہے کہ



## اہل بیت کا معنی کیا ہے اور اہل بیت کون ہیں؟

اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ اہل بیت کے لفظی معنی ہیں ”گھر والے“ اور علماء نے قرآن و سنت کی روشنی میں فرمایا ہے کہ

اہل بیت تین طرح کے ہیں۔ (۱) سکنی (۲) نسبی (۳) اعزازی

۱۔ سکنی :- یعنی گھر میں قیام رکھنے والے اس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات داخل ہیں۔

۲۔ نسبی :- یعنی جن کا حضور اکرم ﷺ سے نسبی و نسلی تعلق ہے اس میں حضرت فاطمہ، حضرت علی اور حسین کریمین شامل ہیں۔

۳۔ اعزازی :- وہ ہستیاں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آل میں بطور اعزاز شامل فرمایا۔ جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”سلمان منا آل البيت“ یعنی سلمان ہمارے اہل بیت سے ہے، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”أسامة منا آل البيت“ یعنی أسامہ ہمارے اہل بیت میں سے ہے پھر اعزازی اہل بیت میں وہ تمام مومن بھی شامل ہیں جو متقی اور پرہیزگار ہیں، جیسا کہ آپ نے فرمایا ”کل تقی آل محمد“ (مجمع الزوائد ۶/۶۹) یعنی ہر متقی مومن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ”انما یزید اللہ لیدھب عنکم الرجس اہل

البيت“ (الاحزاب:) میں اہل بیت سے مراد ازواج مطہرات ہیں، کیونکہ آیت کا ماقبل اور مابعد یعنی سیاق و سباق اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ رہا یہ سوال کہ ”عنکم“ جمع مذکر کا صیغہ ہے جو مذکر کے لئے آتا ہے جبکہ ازواج مطہرات مؤنث

ہیں تو ان کے لئے بجائے ”عنکم“ اور ”ی طہرکم“ کے ”عن کن“ اور ”یطہر کن“ کے الفاظ آنے چاہئے تھے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ لفظ اہل کے لئے قرآن کریم میں اور عربی زبان میں جمع مذکر کا ہی صیغہ استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کا اپنی بیوی کے حق میں قول اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یوں نقل کیا ”واذ قال لاہلہ امکنوا“ جبکہ وہ مؤنث تھیں تو موسیٰ علیہ السلام کو ”امکنی“ فرمانا چاہئے تھا مگر آپ نے ان کے آپ کے اہل ہونے کے اعتبار سے ”امکنوا“ فرمایا۔

جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ میں فرمایا گیا، ”رحمة اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البيت“ (ہود: ۷۳)

اور جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اہل حضرت خدیجہ سے فرمایا ”زملونی“ وغیرہ۔

دوسری بات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات تو اسی آیت کی وجہ سے اہل بیت میں داخل ہیں جبکہ حضرت فاطمہ و علی و حسین کریمین رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی وجہ سے اہل بیت میں شامل کئے گئے ہیں۔ یعنی کچھ کو اللہ تعالیٰ نے اہل بیت میں سے بنایا ہے اور بعض کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شامل کیا ہے۔ یعنی ازواج مطہرات کو اللہ تعالیٰ نے جبکہ حضرت فاطمہ و علی و حسین کریمین رضی اللہ عنہم اور دیگر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شامل کیا ہے۔

یہی مسلک حق اہلسنت و جماعت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ زہراء و حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم سب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت ہیں اور حکم تطہیر سب



کے لئے ہے۔

اب ہم فضائل اہل بیت پر مشتمل احادیث پیش کرتے ہیں۔  
جن کی روشنی میں اہل بیت اطہار اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسلمان  
اعزہ و اقارب کی شان کا پتہ چلتا ہے۔

الہست کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور  
نجم ہیں اور ناؤ ہے عزت رسول اللہ کی ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

### ﴿حدیث نمبر ۱﴾

أخرج سعيد بن منصور في "سننه" عن سعيد بن  
جبیر رضی اللہ عنہ فی قوله تعالى:  
﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾  
قَالَ: قُرْبَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

﴿ترجمہ﴾

امام سعید بن منصور نے اپنی "سنن" میں سند کے ساتھ حضرت سعید بن  
جبیر رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾  
کی تفسیر میں روایت کیا کہ یہاں "قربى" سے مراد رسول اللہ ﷺ کے قربت  
والے ہیں۔ (۱)

(۱) اسے امام طبری نے جامع البیان ج ۱۱ ص ۱۳۲ میں روایت کیا اور اسی طرح امام محبت طبری  
نے "ذخائر العقبی" ص ۳۳ میں روایت کرتے ہوئے اسکی نسبت روایت امام ابن السری کی  
طرف فرمائی اور خود مصنف نے اسے ذخیر منثور ج ۵ ص ۱۰۷ میں روایت کیا اور امام بخاری کی  
صحیح بخاری ج ۳ ص ۲۸۸ میں اسی طرح ہے اور اس میں اسقدر زیادہ الفاظ روایت فرمائے۔  
ترجمہ۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تو نے جلدی سے بات ختم کر دی، بے شک نبی کریم ﷺ کا  
قریش کے ہر قبیلے کے ساتھ قربت کا تعلق ہے تو مراد یہ ہے کہ میں تم سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ میرے اور  
تمہارے درمیان جو رشتہ قربت ہے اسے جوڑے رکھو (مجھے ایذا پہنچا کر اسے نہ توڑو) ڈاکٹر غلام سرور قادری  
عرض کرتا ہے "قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ" والی آیت مبارکہ قرآن کی سورۃ شوریٰ اور آیت نمبر ۲۳ ہے۔ اور یہ  
کہ حافظ الحدیث امام سیوطی نے ۵۰ منشور ج ۵ ص ۶۹۹ پر اس موضوع کی سب حدیثیں جمع فرمادی ہیں۔



﴿تشریح﴾

## ﴿مودۃ قرابت﴾

”مودت قرابت کا معنی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابت والوں سے محبت اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسلمان قرابت والوں کی محبت فرض ہے اس کے ترک پر اللہ کے ہاں باز پرس ہوگی۔ الْقُرْبَىٰ اور الْقُرْبَةُ اور الْقَرَابَةُ کے معنی ہیں رشتہ داری یعنی جن مسلمانوں کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رشتہ داری ہے خواہ نسبی لحاظ سے یا سسرالی مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس نسبت کی قدر کرتے ہوئے ان سے خصوصی محبت رکھیں۔

## ﴿حدیث نمبر ۲﴾

أخرج ابن المنذر، وابن أبي حاتم، ابن مردويه في ”تفاسيرهم“، والطبرانی في ”المعجم الكبير“ عن ابن عباس رضي الله عنهما؛ لما نزلت هذه الآية: ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ﴾ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ قَرَابَتِكَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ وَجِبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّةُ تَهُمْ؟

قال ﷺ: ”عَلَىٰ، وَفَاطِمَةُ، وَوَلَدَاهُمَا“

﴿ترجمہ﴾

امام ابن المنذر اور امام ابن ابی حاتم اور امام ابن مردویہ رحمہم اللہ نے اپنی تفسیروں میں اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ﴾

صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ یہ قرابت والے کون لوگ ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہوئی؟

آپ ﷺ نے فرمایا: علیؑ، اور فاطمہؑ، اور ان دونوں کے بچے۔ (۱)

(۱) اس حدیث کو امام قرطبی نے ”الجامع لاحکام القرآن ج ۸ ص ۲۱۱ م ۱۱۱۱“، فخر الدین رازی نے ”تفسیر کبیر ج ۲ ص ۱۶۶“، امام طبرانی نے ”معجم کبیر ج ۳ ص ۲۷ (۲۶۳۱) / ۱ / ۳۵۱:۱۱ (۱۲۲۵۹)“ امام حجتی نے ”مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۶۸ / ۱۰۳۷“ اور خود مصنف امام جلال الدین سیوطی نے اپنی تفسیر ”در منثور ج ۵ ص ۷۰۱“ پر روایت کیا۔



### ﴿ حدیث نمبر ۳ ﴾

أخرج ابن أبي حاتم ، عن ابن عباس  
رضي الله عنهما في قوله تعالى :

﴿ ومن يقترب حسنة ﴾

قال : الْمَوَدَّةُ لِأَلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن ابی حاتم نے سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے  
اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿ ومن يقترب حسنة ﴾ کی تفسیر میں روایت فرمایا کہ

یہاں ” حسنة “ سے مراد آل محمد ﷺ کی محبت ہے۔ (۱)

﴿ تشریح ﴾

”وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزَلَتْ فِيهَا حُسْنًا“ یعنی جو نیک کام  
کرے ہم اس کے لئے اس میں اور خوبی بڑھائیں گے (الشوری ۲۳)

”يَقْتَرِفُ“ فعل مضارع ہے اس کا ماضی ”اِقْتَرَفَ“ ہے بمعنی  
”اِكْتَسَبَ“ کام کرنا۔ کمانا

(۱) اس حدیث کو امام قرطبی نے اپنی تفسیر ”الجامع لاحکام القرآن“ ج ۸ ص ۱۲۳ امام بیہقی  
نے جواهر العقدين ج ۲ ص ۱۱۳ اور ابی نے الذریۃ الطاهرة ص ۲۷ حدیث نمبر ۱۲۱ کر کے  
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے قول کے حوالہ سے اور امام سیوطی نے درمنثور ج ۵ ص ۷۰ پر روایت فرمایا۔

### ﴿ حدیث نمبر ۴ ﴾

أخرج أحمد ، وترمذی و صححه ، و نسائی ،  
والحاكم عن المطلب بن ربيعة رضي الله عنهما قال :  
قال رسول الله ﷺ : ” وَاللَّهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبُ  
امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِيمَانٌ ، حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَالْقَرَابَتِي “

﴿ ترجمہ ﴾

امام احمد اور امام ترمذی نے اسکو صحیح قرار دیکر ، امام نسائی اور امام حاکم نے  
مطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ” اللہ کی قسم ؛ کسی مسلمان کے دل میں ایمان  
اسوقت تک داخل نہ ہوگا جب تک کہ وہ اللہ کے لئے اور میری قرابت (رشتہ داری)  
کے لئے تم سے محبت نہ کرے۔ (۱)

﴿ تشریح ﴾

حب رسول و آل رسول اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حب رسول و آل رسول  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر ایمان قبول نہیں۔ ”يُحِبُّكُمْ لِلَّهِ“ اللہ کے لئے

(۱) اس حدیث کو امام احمد نے مسند ج ۳ ص ۳۳۲ (۱۷۸۰) ج ۵ ص ۱۷۲ (۱۷۰۶۱) اور  
امام ترمذی نے صحیح ترمذی ج ۵ ص ۶۱۰ (۳۷۵۸) اور امام نسائی نے ج ۵ ص ۵۱ (۸۱۷۵) اور  
امام حاکم نے مستدرک ج ۳ ص ۸۵ (۶۹۶۰) پر روایت کیا ہے۔



محبت اس سے ایمانی محبت مراد ہے جو ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان سے اس کے ایمان کی وجہ سے ہونا ضروری ہے اور ”لِقُوا بَنِي“ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رشتہ داری کی وجہ سے محبت ہے اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسلمان رشتہ داروں سے دوگنی محبت ہونی چاہیے ایک ان کے ایمان کی وجہ سے اور دوسری ان کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتہ دار ہونے کی وجہ سے۔

### ﴿حدیث نمبر ۵﴾

أَخْرَجَ مُسْلِمٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”أَذْكُرُكُمْ اللَّهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي“

### ﴿ترجمہ﴾

امام مسلم و ترمذی اور نسائی نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں خدا (کا خوف) یاد دلاتا ہوں۔ (۱)

### ﴿تشریح﴾

”أَذْكُرُكُمْ“ قَدْ كُنِيَ“ سے ہے جس کا معنی ہے ”یاد دلانا“

(۱) صحیح مسلم ج ۳ ص ۱۸۷ (۳۶) نسائی ج ۵ ص ۵۱ (۸۱۷۵) اور امام ترمذی نے بھی اسے روایت کیا۔ امام احمد نے مسند ج ۵ ص ۳۹۲ (۱۸۷۸۰) اور امام ابن خلدون نے اپنی صحیح میں ج ۳ ص ۶۲ (۲۳۵۷) پر روایت کیا۔



### حدیث نمبر ۶

أُخْرِجَهُ تَرْمِذِي وَحَسَنَهُ، وَالْحَاكِمُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَّانٍ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي: كِتَابُ اللَّهِ، وَعَثْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي - وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْخَوْضَ، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُقُونِي فِيهِمَا.

ترجمہ

امام ترمذی نے سند کے ساتھ روایت کیا اور اسے حدیث حسن قرار دیا اور حاکم نے اسے سند کے ساتھ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بے شک میں تم میں وہ چیز چھوڑنے والا ہوں کہ تم جب تک اسے مضبوطی سے پکڑے رہو گے میرے بعد ہر گز نہیں بھٹکو گے۔ (ایک) اللہ کی کتاب اور (دوسری) میری عترت (یعنی میرے گھر والے میرا کنبہ) اور یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آپنچیں گے۔ تو دیکھ لو تم میرے بعد ان دونوں سے کیسا برتاؤ کرتے ہو۔ (۱)

(۱) ترمذی ج ۵ ص ۶۲۶ (۳۷۸۸) ترمذی میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ان دونوں میں سے ایک

چیز دوسری چیز سے بڑی ہے یعنی اللہ کی کتاب میری عترت سے بڑی شان والی ہے اللہ کی کتاب اللہ کی آسمان سے لگائی گئی رہی ہے (جو اس سے وابستہ ہو گیا وہ اللہ تک پہنچ گیا) مستدرک امام حاکم ج ۳ ص ۱۶۰ (۳۷۱۱) امام حاکم نے فرمایا یہ حدیث شریفین یعنی بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے مگر انہوں نے اپنی کتابوں میں اسے روایت نہ کیا اور امام ذہبی نے بھی امام حاکم کی اس بات سے اتفاق فرمایا۔

### تشریح

ترمذی کی ایک روایت میں ”مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ“ کی بجائے ”مَا اِنْ اَخَذْتُمْ“ کے الفاظ ہیں۔ دونوں طرح کے الفاظ ”مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ“ اور ”مَا اِنْ اَخَذْتُمْ“ میں لفظ ما موصولہ ہے اور ”اِنْ تَمَسَّكْتُمْ“ اور ”اِنْ اَخَذْتُمْ“ اس کا سلسلہ ہے۔

عزت سے مراد

امام تورپشتی علیہ الرحمۃ سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قریب ترین نسل کے لوگ اور آپ کے ازواج مطہرات ہیں اور ان سے تمسک اور ان کو لینے سے مراد ان کی محبت اور ان کا احترام اور ان کی مروی احادیث پر عمل اور ان کی بات پر اعتماد اور بھروسہ کرنا ہے۔ یہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کی شان ہے کہ ان سے محبت، ان کی روایت کردہ احادیث پر عمل اور ان کے اقوال پر اعتماد اور بھروسہ کرنا ضروری ہے جیسا کہ آپ کا فرمان ہے۔

”أَصْحَابِي كَمَا لَنْجُومٍ بَابِهِمْ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ“ کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم جس کی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے (مرقاة - ۱۰ ص ۳۰)



### حدیث نمبر ۷

أخرج عبد بن حميد في (مسنده) عن زيد بن ثابت رضي الله عنه قال:

قال رسول الله ﷺ "إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِن تَمَسَّكْتُمْ بِهِ بَعْدِي لَن تَضِلُّوا: كِتَابُ اللَّهِ، وَعِثْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي - إِنَّهُمَا لَن يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرْدَا عَلَى الْحَوْضِ"

ترجمہ

امام حمید نے اپنی مسند میں حضرت زید بن ثابت سے روایت کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں تم میں وہ چیز چھوڑنے والا ہوں کہ جب تم اس کو مضبوطی سے تھامے رہو گے تم میرے بعد ہرگز نہیں بھگو گے۔ اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی میرے گھر والے۔ بے شک یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ دونوں حوض کوثر پر مجھ سے آلیں گی۔ (۱)

(۱) "المنتخب" ص ۱۰۷-۲۳۰ اور "المسند" ج ۶ ص ۲۳۲ (۲۱۰۶۸) ۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵۴۰-۱۵۴۱-۱۵۴۲-۱۵۴۳-۱۵۴۴-۱۵۴۵-۱۵۴۶-۱۵۴۷-۱۵۴۸-۱۵۴۹-۱۵۵۰-۱۵۵۱-۱۵۵۲-۱۵۵۳-۱۵۵۴-۱۵۵۵-۱۵۵۶-۱۵۵۷-۱۵۵۸-۱۵۵۹-۱۵۶۰-۱۵۶۱-۱۵۶۲-۱۵۶۳-۱۵۶۴-۱۵۶۵-۱۵۶۶-۱۵۶۷-۱۵۶۸-۱۵۶۹-۱۵۷۰-۱۵۷۱-۱۵۷۲-۱۵۷۳-۱۵۷۴-۱۵۷۵-۱۵۷۶-۱۵۷۷-۱۵۷۸-۱۵۷۹-۱۵۸۰-۱۵۸۱-۱۵۸۲-۱۵۸۳-۱۵۸۴-۱۵۸۵-۱۵۸۶-۱۵۸۷-۱۵۸۸-۱۵۸۹-۱۵۹۰-۱۵۹۱-۱۵۹۲-۱۵۹۳-۱۵۹۴-۱۵۹۵-۱۵۹۶-۱۵۹۷-۱۵۹۸-۱۵۹۹-۱۶۰۰-۱۶۰۱-۱۶۰۲-۱۶۰۳-۱۶۰۴-۱۶۰۵-۱۶۰۶-۱۶۰۷-۱۶۰۸-۱۶۰۹-۱۶۱۰-۱۶۱۱-۱۶۱۲-۱۶۱۳-۱۶۱۴-۱۶۱۵-۱۶۱۶-۱۶۱۷-۱۶۱۸-۱۶۱۹-۱۶۲۰-۱۶۲۱-۱۶۲۲-۱۶۲۳-۱۶۲۴-۱۶۲۵-۱۶۲۶-۱۶۲۷-۱۶۲۸-۱۶۲۹-۱۶۳۰-۱۶۳۱-۱۶۳۲-۱۶۳۳-۱۶۳۴-۱۶۳۵-۱۶۳۶-۱۶۳۷-۱۶۳۸-۱۶۳۹-۱۶۴۰-۱۶۴۱-۱۶۴۲-۱۶۴۳-۱۶۴۴-۱۶۴۵-۱۶۴۶-۱۶۴۷-۱۶۴۸-۱۶۴۹-۱۶۵۰-۱۶۵۱-۱۶۵۲-۱۶۵۳-۱۶۵۴-۱۶۵۵-۱۶۵۶-۱۶۵۷-۱۶۵۸-۱۶۵۹-۱۶۶۰-۱۶۶۱-۱۶۶۲-۱۶۶۳-۱۶۶۴-۱۶۶۵-۱۶۶۶-۱۶۶۷-۱۶۶۸-۱۶۶۹-۱۶۷۰-۱۶۷۱-۱۶۷۲-۱۶۷۳-۱۶۷۴-۱۶۷۵-۱۶۷۶-۱۶۷۷-۱۶۷۸-۱۶۷۹-۱۶۸۰-۱۶۸۱-۱۶۸۲-۱۶۸۳-۱۶۸۴-۱۶۸۵-۱۶۸۶-۱۶۸۷-۱۶۸۸-۱۶۸۹-۱۶۹۰-۱۶۹۱-۱۶۹۲-۱۶۹۳-۱۶۹۴-۱۶۹۵-۱۶۹۶-۱۶۹۷-۱۶۹۸-۱۶۹۹-۱۷۰۰-۱۷۰۱-۱۷۰۲-۱۷۰۳-۱۷۰۴-۱۷۰۵-۱۷۰۶-۱۷۰۷-۱۷۰۸-۱۷۰۹-۱۷۱۰-۱۷۱۱-۱۷۱۲-۱



﴿تشریح﴾

ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وہی ہے جس نے قرآن کو سینے سے لگایا اور اس کا علم حاصل کیا اور اس پر عمل کیا اور اس کی تبلیغ کی اس طرح قرآن عزت کے ساتھ ہو گیا حتیٰ کہ قیامت کے دن قرآن اور حضور کی عزت اکٹھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حوض کوثر پر جالیں گے۔

﴿حدیث نمبر ۹﴾

أخرج الترمذی و حسنہ ، والطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال :

قال رسول اللہ ﷺ : " أَحِبُّوا اللَّهَ لِمَا يَعْذُوكُمْ بِهِ مِنْ نِعَمِهِ ، وَأَحِبُّونِي لِحُبِّ اللَّهِ ، وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي " ﴿ترجمہ﴾

امام ترمذی نے سند سے روایت کیا اور اسے حدیث حسن قرار دیا اور طبرانی نے (بھی اسے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ سے محبت کرو اور اللہ کی محبت کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کی وجہ سے میرے گھر والوں سے محبت کرو۔ (۱)

﴿تشریح﴾

اس حدیث میں محبت کے وجوہ و اسباب بیان کئے گئے ہیں کہ اللہ سے تو اس لئے محبت ہونی چاہیے کہ وہ ہمارا خالق ہے رازق ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس لئے کہ آپ اللہ کے نبی اور اس کے محبوب ہیں اور آپ کی عزت سے اس لئے کہ وہ آپ کی عزت ہے۔

(۱) الترمذی ج ۵ ص ۲۲۲ (۳۷۸۹) و بحکم کبیر طبرانی ج ۳ ص ۲۶ (۲۶۲۸) اور اسے امام حاکم نے بھی مستدرک میں روایت کیا ج ۳ ص ۱۶۲ (۳۷۱۶) اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث امام بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق صحیح الاسناد ہے اور انہوں نے اپنی صحیحین میں اسے روایت نہیں کیا اور امام ذہبی نے امام حاکم سے اتفاق کیا اور امام بیہقی نے اسے اپنی کتاب شعب الایمان ج ۲ ص ۱۳ (۱۳۷۸) میں روایت کیا اور امام بیہقی نے "جواب العقدین" ج ۲ ص ۲۴۸ میں روایت کر کے فرمایا کہ امام ابن جوزی پر تعجب ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو "علل متناہیہ" (ضعیف حدیثوں کے مجموعہ) میں ذکر کیا۔



### حدیث نمبر ۱۰

أخرج البخاری عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه قال :  
ارْقَبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ -

ترجمہ

امام بخاری نے سند کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ فرمایا:  
محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے گھرانے والوں کے بارے میں خاص خیال رکھو۔ (۱)

”ارْقَبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ“ اور بعض سندوں  
میں ”ارْقَبُوا“ کی جگہ ”احْفَظُوا“ ہے یعنی حضور اکرم حضرت محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
کی حفاظت کرو آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے گھرانے والوں کے بارے میں یعنی ان سے محبت و  
احترام سے پیش آؤ۔

(۱) صحیح بخاری ”باب مناقب قرابة رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“

ج ۳ ص ۲۵ (۳۷۱۳) / باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما  
ص ۳۲ (۳۷۵۱) امام بیہودی نے ”جواہر العقدين“ ج ۲ ص ۳۱۱ میں روایت کیا ہے اور اسکی  
نسبت صحیح بخاری کی طرف کی۔ اور اس حدیث کو امام دارقطنی نے کئی سندوں کے ساتھ  
روایت کیا اور بعض حدیثوں کی سند میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان الفاظ کے ساتھ حدیث  
مروی ہے۔

### حدیث نمبر ۱۱

أخرج الطبرانی، و الحاكم عن ابن عباس رضي  
الله عنهما قال :

قال رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ”يَا بَنِي عَبْدِ  
المَطْلَبِ، إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ فِيكُمْ ثَلَاثًا : أَنْ يُثَبِّتَ  
قُلُوبَكُمْ ، وَأَنْ يُعَلِّمَ جَاهِلَكُمْ ، وَيَهْدِيَ ضَالَّكُمْ  
، وَسَأَلْتُهُ أَنْ يَجْعَلَ لَكُمْ جُودَاءَ ، نُجْدَاءَ ، رُحَمَاءَ ، فَلَوْ أَنَّ  
رَجُلًا صَفَنَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ ، فَصَلَّى وَ صَامَ ، ثُمَّ  
مَاتَ وَهُوَ مُبْغِضٌ لِأَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ ، دَخَلَ النَّارَ -

ترجمہ

امام طبرانی اور امام حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سند کے ساتھ روایت کیا۔  
رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اے عبدالمطلب کی اولاد! میں نے تمہارے  
بارے میں اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں مانگی ہیں ایک یہ کہ وہ تمہارے دلوں کو (اسلام پر  
(ثابت و قائم رکھے، اور دوسری یہ کہ تمہارے جاہل اور ان پڑھ کو ذہین کا علم دے اور  
تمہارے بھٹکے ہوؤں کو سیدھا راستہ دکھائے، اور تیسری یہ دعا کی ہے کہ اللہ تمہیں کریم و  
نحی بنائے، آپس میں مہربان کر دے۔ تو اگر ایک شخص رکن اور مقام کے درمیان



کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور روزہ رکھے پھر وہ اس حال میں مر جائے کہ حضرت محمد ﷺ کے گھرانے والوں سے بغض رکھتا ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہو گیا۔ (۱)

(۱) المعجم الكبير ج ۱ ص ۱۳۲ (۱۱۳۱۲) المستدرک ج ۳ ص ۱۶۱ (۲۷۱۲) امام

حاتم نے اس حدیث کو روایت کے بعد اسے مسلم کی شریعت پر صحیح قرار دیا اور امام ذہبی نے ان سے اتفاق فرمایا۔ اور ان دونوں کتابوں میں "قلوبکم" کی بجائے "قائمکم" ہے "قلوبکم" کی صورت میں معنی یہ ہے کہ اللہ تمہارے دلوں کو دین اسلام پر ثابت رکھے اور "قائمکم" کی صورت میں معنی یہ ہوگا کہ اللہ تمہارے ہر اس شخص کو ثابت قدم رکھے جو دین اسلام کی مدد کے لئے کھڑا ہے۔ میں جن شخصوں کی طرف رجوع کیا ماسوائے ایک شخص کے، اب بڑے بڑے قلمی شخصوں میں یہی لفظ ہے۔

### حدیث نمبر ۱۲

أخرج الطبرانی عن ابن عباس رضي الله عنهما ،

أن رسول الله ﷺ قال :

" بُغِضَ بَنِي هَاشِمٍ وَالْأَنْصَارُ ، كُفِّرَ - وَبُغِضَ الْعَرَبُ ، بِنَاقٍ "

ترجمہ

امام طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "بنی ہاشم (مہاجرین) اور انصار سے

بغض کفر اور اہل عرب سے بغض منافقت ہے۔ (۱)

(۱) مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۱۳ (۱۱۳۱۲)



### ﴿ حدیث نمبر ۱۳ ﴾

أُخْرِجَ ابْنُ عَدَى فِي "الْأَكْلِيلِ" عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَهُوَ مُنَافِقٌ"  
﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ "الاکلیل" میں حضرت ابوسعید خدری  
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہمارے اہل بیت  
کے ساتھ بغض رکھا وہ منافق ہے۔ (۱)

(۱) اسے امام بیہقی نے بحوالہ العقدین ج ۲ ص ۲۵ میں روایت کر کے اس کی نسبت  
امام ویلیسی کی مسند کی طرف کی۔ اور کہا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ ہم منافقوں کو ان کے حضرت  
علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض کی وجہ سے ہی پہچانتے تھے۔ اسے امام احمد نے بھی اپنی سند کے ساتھ روایت  
فرمایا الفاظ حدیث انہیں کے روایت کردہ ہیں اور امام ترمذی نے بھی روایت کیا اور کتاب مذکور کے قلمی نسخہ  
میں مصنف کا خط (۱۲۰ ورقہ اب) اجازت کے ساتھ اس کا قول ویلیسی والی حدیث ابی سعید کی روایت کے  
ساتھ امام احمد کی "المناقب" میں حدیث کے الفاظ یوں ہیں کہ "مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ  
الْبَيْتِ مُنَافِقٌ" کہ جو ہمارے اہل بیت سے بغض رکھے وہ منافق ہے۔

### ﴿ حدیث نمبر ۱۴ ﴾

أُخْرِجَ ابْنُ حَبَّانٍ فِي "صَحِيحِهِ" وَ الْحَاكِمُ عَنْ  
أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا  
يُبْغِضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ رَجُلٌ، إِلَّا أَذْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ"  
﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور امام حاکم نے مستدرک میں حضرت ابو  
سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اس ذات کی  
قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، ہمارے اہل بیت کے ساتھ جو شخص  
بھی بغض رکھے گا اللہ اسے دوزخ میں داخل کرے گا۔ (۱)

(۱) صحیح ابن حسان (الاحسان) ج ۱ ص ۴۳۵ (۶۹۷۸) المستدرک ج ۳  
ص ۱۶۲ (۴۷۱۷) امام حاکم نے اس حدیث کے روایت کرنے کے بعد فرمایا یہ بخاری و مسلم کی شرط کے  
مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اسے اپنی تصحیح میں روایت نہیں کیا اور امام ذہبی نے اس کے بارے میں  
خاموشی اختیار فرمائی۔



### ﴿ حدیث نمبر ۱۵ ﴾

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ لِمَعَاوِيَةَ بْنِ خَدِيجٍ: يَا مَعَاوِيَةُ بْنُ خَدِيجٍ، أَيَّاكَ وَبُغْضَنَا، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "لَا يُبْغِضُنَا أَحَدٌ، وَلَا يَحْسُدُنَا أَحَدٌ، إِلَّا ذُيِّدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنِ الْحَوْضِ بِسَيَاطٍ مِنْ نَارٍ"

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے سند کے ساتھ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا آپ نے حضرت معاویہ بن خدیج سے فرمایا۔ اے معاویہ بن خدیج اپنے آپ کو ہمارے ساتھ بغض رکھنے سے بچانا، بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے ساتھ جو بھی بغض رکھے گا، ہمارے ساتھ حسد کرے گا قیامت کے دن حوض کوثر سے آگ کے کوڑوں کے ساتھ دور کیا جائے گا۔ (۱)

(۱) المعجم الكبير ج ۳ ص ۸۱ (۲۷۲) المعجم الاوسط ج ۳ ص ۲۰۳ (۲۳۲) اور "ذیید" نامی مجہول ہے اس کا مصدر ذود ہے، دور کرنا۔ دفع کرنا۔

### ﴿ حدیث نمبر ۱۶ ﴾

أَخْرَجَ ابْنُ عَدِيٍّ، وَابْنُ يَهُيَى فِي "شُعَبِ الْإِيمَانِ" عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "مَنْ لَمْ يَعْرِفْ حَقَّ عَمْرَتِي وَالْأَنْصَارِ، فَهُوَ لَا خُدَى ثَلَاثًا: إِمَّا مُنَافِقٌ، وَإِمَّا لِرِئْيَا، وَإِمَّا لَغَيْرِ طُهُورٍ"

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن عدی نے (کامل) میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے میرے گھرانے والوں اور انصار کا حق نہ پہچانا اس میں تین باتوں میں سے ایک بات ضرور ہوگی۔ (۱) (۱) یا تو وہ منافق ہوگا۔ (۲) یا زنا کی پیداوار ہوگا۔ (۳) یا ناپاکی کا بچہ ہوگا یعنی اس (بچہ) کی ماں ناپاکی کی حالت میں حاملہ ہوئی ہوگی۔

(۱) "الکامل لابن عدی" ج ۳ ص ۱۰۶ "شعب الایمان" ج ۲ ص ۲۳۲ (۱۹۱۳) اور اسے امام بیہقی نے بھی الفردوس ج ۳ ص ۲۶۲ (۵۹۵۵) اور امام بیہقی نے "جواهر العقدين" میں اس حدیث کو امام ابوشیخ کی کتاب "التواب" کے حوالے نقل فرمایا۔



### ﴿ حدیث نمبر ۱۷ ﴾

أَخْرَج الطبرانی فی "الأوسط"  
عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال :  
أَخْرَجَ مَا تَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "إِخْلَفُونِي فِي أَهْلِ بَيْتِي"  
﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے "اوسط" میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما  
سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے دنیا سے پردہ فرماتے ہوئے جو آخری بات  
فرمائی وہ یہ تھی کہ تم میرے بعد میرے گھرانے والوں سے اچھا برتاؤ کرنا۔ (۱)

(۱) مجمع الزوائد للہیتمی ج ۹ ص ۱۶۳ اور انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا۔

(یاد رہے کہ متعدد سندوں کی وجہ سے حدیث ضعیف تو یہ ہو جاتی ہے ڈاکٹر غلام سرور قادری)

### ﴿ حدیث نمبر ۱۸ ﴾

أَخْرَج الطبرانی فی "الأوسط" عن الحسن بن  
علی رضی اللہ عنہما أن رسول اللہ ﷺ قال : "الزُّمُّوا  
مَوَدَّتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَإِنَّهُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ يَوَدُّنَا، دَخَلَ  
الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِنَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَنْفَعُ عَبْدًا عَمَلٌ  
إِلَّا بِمَعْرِفَتِهِ حَقًّا"

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے "اوسط" میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت  
فرمائی جو شخص اللہ سے اس حال میں جا ملا کہ وہ ہم سے محبت کرتا ہو گا وہ ہماری شفاعت  
سے جنت میں داخل ہو گا اور مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری  
جان ہے کسی بندے کو اس کا نیک عمل جو اس نے کیا فائدہ نہ دے گا جب تک وہ ہمارا  
حق نہ پہچانے گا۔ (۱)

(۱) المعجم الاوسط ج ۳ ص ۱۲۲ (۲۲۵۱) اور امام قاضی عیاض شفاء شریف

ج ۲ ص ۲۸ میں اہل بیت کے حق کو پہچاننے سے مراد ان کے نبی ﷺ کے ساتھ قربتی تعلق کو پہچاننا  
ہے جو اس تعلق کو پہچانے گا وہ اس وجہ سے ان کے حق و احترام کے لزوم و وجوب کو جان لے گا۔



### حدیث نمبر ۱۹

أخرج الطبرانی فی "الأوسط" عن جابر بن عبد الله رضی اللہ عنہما قال: خطبنا رسول اللہ ﷺ فسمعته وهو يقول:

"أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، حَشَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُودِيًّا" ترجمہ

امام طبرانی اوسط میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا جس میں آپ ﷺ کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ

اے لوگو! جس نے ہمارے اہل بیت کے ساتھ بغض رکھا قیامت کے دن اللہ اسے یہودی کر کے اٹھائے گا (یہ اشارہ ہے کہ وہ یہود ہو کر مرے گا)۔ (۱)

### حدیث نمبر ۲۰

أخرج الطبرانی فی "الأوسط" عن عبد الله بن جعفر رضی اللہ عنہما قال: سمعت رسول اللہ ﷺ يقول: "يَا بَنِي هَاشِمٍ، إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لَكُمْ نَجْدَاءَ رُحَمَاءَ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ يَهْدِيَ ضَالِّكُمْ، وَيُؤْمِنَ خَائِفَكُمْ، وَيُشَبِّعَ جَائِعَكُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَأْمَنُ أَحَدٌ حَتَّى يُحِبَّكُمْ بِحُبِّي، أَوْ تَرْجُونَ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِي، وَلَا تَرْجُوها بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ."

ترجمہ

امام طبرانی نے "اوسط" میں حضرت جابر بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔

اے بنی ہاشم! میں نے اللہ سے دعا کی کہ وہ تمہیں حق مہربان بنائے اور یہ بھی دعا کی کہ تمہارے بھٹکے ہوئے کو سید باراستہ دکھائے اور تمہارے ڈرنے والوں کو بے خوف کرے اور تمہارے بھوک والوں کا پیٹ بھرے اور تجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کوئی مومن نہ ہوگا جب تک وہ میری محبت کی وجہ سے تم سے محبت نہ کرے کیا تم امید کرتے ہو کہ تم میری شفاعت سے جنت میں داخل ہو گے اور بنی مطلب اسکی امید نہیں رکھتے۔ (۱)



## ﴿ حدیث نمبر ۲۱ ﴾

أخرج ابن أبي شيبة، ومسدد في "مسنديهما" والحكيم الترمذی فی "نوادر الأصول" وأبو يعلى والطبرانی عن سلمة بن الأكوع رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : "النجوم أمان لأهل السماء، وأهل بيتي أمان لأمتي"۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن ابی شیبہ اور امام مسدد نے اپنی مسندوں میں اور امام حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں اور امام ابویعلیٰ اور طبرانی نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لئے امان ہیں۔ (۱)

(۱) المطالب العالیہ ابن حجر ج ۳ ص ۲۶۲ (۳۹۷۲) مختصر اتحاف السادة المهمة للبوصیری ج ۵ ص ۲۱۰ (۷۵۳۶) نوادر الاصول ج ۳ ص ۱۹۹، مجمع التلخیص ج ۷ ص ۲۲ (۶۲۶۰) اور فی نسوی ج ۱ ص ۱۰۱ "المعرفة والتاریخ" ج ۱ ص ۵۳۸، الطبری ج ۱ ص ۱۰۱ "ذخائر العقبی" ج ۱ ص ۱۰۱ اور متقی ہندی نے کنز العمال ج ۱ ص ۱۰۱ اور بیہقی نے "مسند" ج ۲ ص ۲۵۳ (۱۱۵۲) ۲۵۸ (۱۱۶۳/۱۱۶۵) میں نقل کیا۔

## ﴿ حدیث نمبر ۲۲ ﴾

أخرج البراز عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : "إني خلفت فيكم اثنين لن تضلوا بعدهما أبدا : كتاب الله، ونسبي، ولن يتفرقا حتى يرذا على الحوض۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام براز نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم میں اپنے بعد دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں تم ان (کو مضبوطی سے تھامنے کے بعد کبھی نہیں بھٹکو گے ایک اللہ کی کتاب اور دوسری چیز میرا نسب ہے اور یہ دونوں ایک دوسری سے ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے آملیں گی۔ (۱)

(۱) كشف الاستار للہیتمی ج ۳ ص ۲۲۴ (۱۱۶۵) میں نقل کیا ہے اسی طرح سے مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۶۳ میں نقل کیا۔



### ﴿ حدیث نمبر ۲۳ ﴾

أَخْرَجَ الْبِزَارُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "إِنِّي مَقْبُوضٌ وَإِنِّي قَدْ  
تَرَكْتُ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابَ اللَّهِ، وَأَهْلَ بَيْتِي وَأَنْتُمْ  
لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا."

﴿ ترجمہ ﴾

امام بزار نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اللہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا بے شک میں پروردگار کے فرمانے والا ہوں اور بے شک میں نے تم میں دو چیزیں  
چھوڑی ہیں ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میرے اہل بیت اور بے شک تم ان دونوں  
کو (تھامنے) کے بعد ہرگز نہیں بھٹکو گے۔ (۱)

(۱) کشف الاستار للہیتمی ج ۳ ص ۲۴۱ (۲۶۱۴) اس میں ہے کہ قیامت ہرگز  
قیام ہوگی حتیٰ کہ (وہ وقت آجائے گا کہ) رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو ایسے ڈھونڈھا جائے گا جیسے کسی  
گمشدہ چیز کو ڈھونڈھا جاتا ہے اور وہ پھر بھی نہیں ملے گی اسی طرح اسے مجمع الزوائد  
ج ۹ ص ۱۶۳ پر روایت کیا۔

### ﴿ حدیث نمبر ۲۴ ﴾

أَخْرَجَ الْبِزَارُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي، مَثَلُ  
سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَرَكَهَا غَرِقَ."

﴿ ترجمہ ﴾

امام بزار نے عبد اللہ بن زبیر سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا  
میرے گھر والوں کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس پر سوار ہوا وہ نجات  
پا گیا۔ اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ ڈوب گیا۔ (۱)

(۱) کشف الاستار للہیتمی ج ۳ ص ۲۴۱ (۲۶۱۳) اور اسی طرح مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۶۸ میں  
روایت کیا ہے۔



### حدیث نمبر ۲۵ ﴿﴾

أخرج البزار عن ابن عباس رضي الله عنهما قال  
قال صلی اللہ علیہ وسلم  
: "مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي، مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ  
تَرَكَهَا غَرِقَ"

﴿ترجمہ﴾

امام بزار ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا میرے گھر والوں کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس پر سوار ہوا  
وہ نجات پا گیا۔ اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ ڈوب گیا۔ (۱)

(۱) کشف الاستار للہتیمی ج ۳ ص ۲۲۲ (۲۶۱۵) اسی طرح مجمع الزوائد  
ج ۹ ص ۱۶۸ (۲۶۳۸) اور اسے امام ابونعیم نے حلیہ میں روایت کیا ج ۳ ص ۳۰۶۔

### حدیث نمبر ۲۶ ﴿﴾

أخرج الطبرانی عن أبي ذر رضي الله عنه  
سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول: "مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ  
؟ كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ فِي قَوْمِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ  
تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ. وَمَثَلُ حِطَّةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ"

﴿ترجمہ﴾

امام طبرانی نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا! تم میں میرے گھر والوں کی مثال (ایسی ہے جیسی) قوم نوح میں کشتی نوح  
کی مثال ہے جو اس پر سوار ہوا (وہ) نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا (وہ) ہلاک  
ہو گیا۔ اور بنی اسرائیل کے حطہ کی مثال ہے (۱)۔

(ڈاکٹر غلام سرور کہتا ہے کہ حطہ سے مراد سورۃ بقرہ میں مذکور ہے کہ بنی  
اسرائیل کو کہا گیا کہ بیت المقدس کے دروازہ میں داخل ہو اور حطہ کہتے ہوئے  
یعنی اللہ ہمارے گناہ معاف کر دے مگر بنی اسرائیل نے حطہ کی بجائے "حنطہ"  
کہا تو اللہ نے ایسا کہنے والوں کو ہلاک کر دیا۔ مطلب یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے اہل بیت سے محبت کرنے والا حطہ کہہ رہا ہے اور ان سے محبت نہ کرنے والا  
حنطہ کہنے والوں کی طرح ہلاک ہو رہا ہے)

(۱) المعجم الاوسط ج ۳ ص ۲۸۳ (۳۵۰۲) اور ج ۶ ص ۲۵۱ (۵۵۳۲)

المعجم الصغير ج ۱ ص ۳۹ اور اسے امام حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ج ۲ ص ۴۷

(۳۳۱۲) اور امام ابو صیری نے مختصر تحف الخیرہ ج ۵ ص ۲۱۱ (۷۵۴۰)

اور انہوں نے امام ابویعلیٰ اور امام بزار کی طرف منسوب کیا اور الہیتمی ج ۳ ص ۲۲۲ (۲۶۱۳)۔



### حدیث نمبر ۲۷

أخرج الطبرانی فی "الأوسط" عن أبی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ، سمعت رسول اللہ ﷺ یقول : " إِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي : كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا ، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ ، وَإِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ كَمَثَلِ حِطَّةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، مَنْ دَخَلَهُ غُفْرَ لَهُ " .

ترجمہ

امام طبرانی نے "اوسط" میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے گھرانے کی مثال نوح کی کشتی کی ہی مثال ہے جو اس پر سوار ہوا نجات پا گیا اور جو اس پر سوار نہ ہوا پیچھے رہ گیا ڈوب گیا اور میرے اہل بیت کی مثال تم میں بنی اسرائیل کے حطہ کی سی ہے جو اس میں داخل ہو یعنی حطہ کہتا ہوا داخل ہوا نجات پا گیا۔ (۱)

(۱) المعجم الاوسط ج ۶ ص ۲۰۶ (۸۵۶۶) المعجم الصغير ج ۲ ص ۲۲

### حدیث نمبر ۲۸

أخرج ابن النجار فی "تاریخہ" عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہما قال : قال رسول اللہ ﷺ " لِكُلِّ شَيْءٍ أَسَاسٌ وَأَسَاسُ الْإِسْلَامِ : حُبُّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، وَحُبُّ أَهْلِ بَيْتِهِ " .

ترجمہ

امام ابن نجار نے تاریخ میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر شے کی بنیاد ہے اور اسلام کی بنیاد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام اور آپ ﷺ کے گھر والوں کی محبت ہے۔ (۱)

(۱) مصنف نے اس حدیث کی روایت امام ابن النجار کی تاریخ کی طرف منسوب کیا انہوں نے اسے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب کیا اور جو بعض نسخوں میں "أخرج البخاری" لکھا ہے وہ "أخرج ابن النجار" سے تحریف ہے۔



### ﴿ حدیث نمبر ۲۹ ﴾

أخرج الطبرانی عن عمر رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ ﷺ "كُلُّ بَنِي أَنْثَى فَإِنَّ عَصَبَتَهُمْ لِأَبْنَيْهِمْ، مَا خَلَا وَلَدَ فَاطِمَةَ، فَإِنِّي عَصَبَتُهُمْ فَأَنَا أَبُوهُمْ" -

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا سب نواسوں، نواسیوں کی نسبت ان کے باپ کی طرف ہوتی ہے ماسوائے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے ان کا عصبہ میں ہوں تو میں ان کا باپ ہوں وہ میری طرف منسوب ہوں گے۔ (۱)

(۱) المعجم الكبير ج ۳ ص ۲۴ (۶۶۳۱) اور اسے امام بیہقی نے مجمع الزوائد میں روایت کیا ج ۳ ص ۲۲۳۔

### ﴿ حدیث نمبر ۳۰ ﴾

أخرج الطبرانی عن فاطمة الزهراء رضی اللہ عنہا قالت : قال رسول اللہ ﷺ "كُلُّ بَنِي أُمِّ يَنْتُمُونَ إِلَيَّ عَصَبَتُهُمْ، إِلَّا فَاطِمَةَ، فَأَنَا وَلِيُّهُمَا وَعَصَبَتُهُمَا" -

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب ماؤں کی اولاد کی نسبت ان کے باپ کی طرف ہوتی ہے مگر فاطمہ کی اولاد کا میں ہی ولی ہوں اور ان کا باپ میں ہوں۔ (۱)

(۱) مطبوعہ نسخوں میں وہی واقع ہے جو بیان کیا ہے۔ امام حاکم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے اسی طرح دو قلمی نسخوں میں ہے لیکن باقی نسخوں میں وہ وارد ہے جو کتاب میں درج کیا گیا یہ مصادر کے مطابق ہے شاید یہ استدراک مصنف کی طرف سے واقع ہوا ہو، اور دوسرے نسخوں میں اس کی تصحیح نہ ہوئی ہو اور کتاب سے نشر ہو گئے ہوں۔



### ﴿ حدیث نمبر ۳۱ ﴾

أَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " لِكُلِّ بَنِي أُمِّ عَصْبَةٍ يَنْتَمُونَ إِلَيْهِمْ إِلَّا ابْنِي فَاطِمَةَ، فَأَنَا وَلِيُّهُمَا وَعَصْبَتُهُمَا "۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام حاکم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب ماؤں کی اولاد اپنے باپ دادا کی طرف منسوب ہوتی ہے مگر فاطمہ (الزہراء رضی اللہ عنہا) کی اولاد کا میں ولی ہوں اور انکا میں ہی باپ ہوں (۱)

(۱) مستدرک ج ۳ ص ۱۷۹ (۴۷۷۰) امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا۔ اور امام ذہبی نے اسے صحیح قرار دینے میں تامل کیا۔  
(یعنی محض سند کے لحاظ سے جبکہ دوسری حدیثوں کی تائید سے یہ صحیح قرار پاتی ہے۔  
واللہ اعلم بالصواب)

### ﴿ حدیث نمبر ۳۲ ﴾

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ فِي " الْأَوْسَطِ " عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لِلنَّاسِ حِينَ تَزَوَّجَ بِنْتَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: " أَلَا تَهْتَوْنِي! سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ " يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ، إِلَّا سَبَبِي وَنَسَبِي "۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے اوسط میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے عمر بن خطاب سے سنا انہوں نے اس وقت لوگوں کو بتایا جب انہوں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی (ام کلثوم) سے نکاح کیا کہ لوگو! کیا تم مجھے مبارک باد نہیں دیتے ہو میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا " کہ قیامت کے دن سب سبب اور نسب ٹوٹ جائیں گے مگر میرا سبب (سراپی اور دامادی رشتہ) اور نسب نہیں ٹوٹے گا " کام آئے گا۔ (۱)

(۱) المعجم الاوسط ج ۶ ص ۲۸۲ (۵۶۰۲) اور امام بیہقی نے سنن کبریٰ ج ۷ ص ۱۰۷ (۱۳۹۳) ج ۷ ص ۱۸۵ (۱۳۶۶۰) اور طبرانی نے معجم الکبیر ج ۳ ص ۳۵ (۲۶۴۵) اور دولابی نے " الذریۃ الطاہرہ کے سفر ۱۱۵ حدیث نمبر ۲۱۹ اور امام طبرانی نے المعجم الکبیر ج ۳ ص ۲۳ (۳۳۲۶) دونوں اس حدیث کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے غلام "اسلم" سے روایت کیا۔



### ﴿ حدیث نمبر ۳۳ ﴾

أخرج الطبرانی عن ابن عباس رضي الله عنهما  
قال: قال رسول الله ﷺ "كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا سَبَبِي وَنَسَبِي".

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر سبب اور نسب قیامت کے دن ٹوٹ جائے گا مگر میرا  
سبب اور نسب نہیں ٹوٹے گا (۱)

(۱) اے امام حجتی نے مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۷۳ میں اور طبرانی نے معجم کبیر  
ج ۲ ص ۲۷ (۳۳) میں مسور بن مخرمة اور اسی طرح ج ۳ ص ۲۵ (۲۶۳۳)  
المعجم الاوسط ج ۶ ص ۲۸۲ (۵۶۰۲) اور بھیقی سنن کبریٰ ج ۷ ص ۱۰۲  
(۱۳۳۹۳) ص ۱۸۵ (۱۳۶۶۰) میں روایت کیا۔

### ﴿ حدیث نمبر ۳۴ ﴾

أخرج ابن عساكر في "تاريخه" عن أبي عمر  
رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ "كُلُّ نَسَبٍ  
وَصَهْرٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا نَسَبِي وَصَهْرِي".

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن عساكر نے اپنی تاریخ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے  
روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نسب اور سرالی رشتہ قیامت کے دن ٹوٹ  
جائے گا مگر میرا نسب اور سرالی رشتہ نہیں ٹوٹے گا۔ (۱)

(۱) اے امام طبرانی نے معجم کبیر ج ۳ ص ۲۵ (۲۶۳۳) میں اور امام عساکر نے  
فوائد ج ۲ ص ۲۳۳ (۱۶۰۳) اور بھیقی نے سنن کبریٰ ج ۷ ص ۱۰۲ (۱۳۳۹۵)۔  
(۱۳۳۹۶) میں مسور بن مخرمة سے روایت کیا۔



## حدیث نمبر ۳۵

أَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "النَّجُومُ أَمَانٌ لِأَهْلِ  
الْأَرْضِ مِنَ الْغَرَقِ، وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي مِنَ  
الْإِخْتِلَافِ، فَإِذَا خَالَفَتْهَا قَبِيلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ اخْتَلَفُوا،  
فَصَارُوا حِزْبَ ابْلِيسَ"

﴿ترجمہ﴾

امام حاکم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث روایت کی  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ستارے اہل زمین کے لئے غرق ہونے سے پناہ ہیں اور  
میرے گھرانے والے میری امت کے آپس میں اختلاف کرنے سے پناہ ہیں تو جب  
عرب کے کسی قبیلہ نے میرے گھرانے والوں سے اختلاف کیا تو میری امت میں  
ہمیشہ کے لئے اختلاف کا دروازہ کھل جائیگا تو وہ (حق بات سے اختلاف کرنے  
والے) شیطان کا گروہ ہو جائیں گے۔ (۱)

## حدیث نمبر ۳۶

أَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "وَعَدَنِي رَبِّي فِي أَهْلِ بَيْتِي؛ مَنْ أَقَرَّ  
مِنْهُمْ بِالتَّوْحِيدِ، وَلِي بِالْبَلَاغِ أَنَّهُ لَا يُعَذِّبُهُمْ"

﴿ترجمہ﴾

امام حاکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا میرے رب نے میرے اہل بیت سے وعدہ کیا کہ جس نے ان میں سے توحید کا  
اقرار کیا اور میرے حق میں دین کی تبلیغ کا، اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہیں دے گا۔ (۱)



### ﴿ حدیث نمبر ۳۷ ﴾

أخرج ابن جرير في "تفسيره" عن ابن عباس رضي الله عنهما في قوله تعالى ﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى﴾ قال: **مِنْ رِضَا مُحَمَّدٍ أَنْ لَا يَدْخُلَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ النَّارَ**۔  
﴿ترجمہ﴾

امام ابن جریر نے اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى﴾

کی تفسیر میں روایت میں آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی مرضی سے ایک یہ بات ہوگی کہ آپ کے گھرانے والوں میں سے کوئی دوزخ میں نہ جائے۔ (۱)

(۱) جامع البیان ابن جریر ج ۱۲ ص ۶۲۲ (۳۷۱۵) اور اسے خود مصنف نے "الدر المنثور" ج ۶ ص ۶۳۰ اور قرطبی نے جامع احکام القرآن ج ۱۰ ص ۸۴ میں نقل کیا اور امام دیلمی نے فردوس ج ۲ ص ۳۱ (۳۳۰۳) میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے اللہ سے مانگا کہ وہ میرے گھرانے والوں میں سے کسی کو بھی دوزخ میں داخل نہ کرے تو اللہ نے مجھے یہ عطا فرمایا۔

### ﴿ حدیث نمبر ۳۸ ﴾

أخرج البزار، وأبو يعلى، والعقيلي، والطبرانی، وابن شاهين عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ **"إِنَّ فَاطِمَةَ أَحْصَنْتَ فَرْجَهَا، فَحَرَّمَ اللَّهُ ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ"**۔

﴿ترجمہ﴾

امام بزار نے اور امام ابو یعلیٰ اور امام عقیلی اور امام طبرانی اور امام ابن شاہین نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک فاطمہ نے اپنی پاک دامن کی حفاظت کی تو اللہ نے اسکی اولاد پر دوزخ کو حرام ٹھہرا دیا۔ (۱)

﴿تشریح﴾ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے کردار کو برائی سے پاک رکھنے والا مسلمان دوزخ کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

(۱) کشف الاستار للہیتمی ج ۳ ص ۲۳۵ (۲۶۵۱) المعجم الكبير للطبرانی ج ۳ ص ۴۱ (۲۶۲۵) المطالب العالیہ ابن حجر ج ۳ ص ۲۵۸ (۳۹۵۹) امام ابن حجر نے اس کی روایت کو امام ابو یعلیٰ اور بزار کی طرف منسوب کیا اور اسے امام تمام رازی نے فوائد میں روایت کیا ج ۱ ص ۱۵۲ (۳۵۶) ص ۱۵۵ (۳۵۷) اور امام ابو صیری نے مختصر اتحاف الخیر ج ۹ ص ۳۱۷ (۳۲۷۵) اور امام ابونعیم نے حلیہ ج ۳ ص ۱۱۸ میں روایت کیا۔



### حدیث نمبر ۳۹

أَخْرَج الطَّبْرَانِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا "إِنَّ  
اللَّهَ غَيْرُ مُعَذِّبِكَ وَلَا وَلَدِكَ"

ترجمہ

امام طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بی بی فاطمہ (طیبہ طاہرہ) رضی اللہ عنہا سے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ تجھے اور تیری اولاد کو عذاب نہیں دے گا۔ (۱)

### حدیث نمبر ۴۰

أَخْرَج التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي تَرَكْتُ  
فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا - كِتَابُ اللَّهِ وَعِثْرَتِي -"

ترجمہ

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا اور اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اے لوگو! میں نے تم میں وہ چھوڑا ہے جب تک تم اس کو تھامے رہو گے ہرگز نہیں بھٹکو گے ایک اللہ کی کتاب اور دوسرا میرا خاندان۔ (۱)

﴿تشریح﴾ موطا امام مالک کی حدیث میں "عِثْرَتِي" کی بجائے "مُسْتَلْتِي" ہے بلاشبہ دونوں باتیں درست ہیں کیونکہ حضور اکرم ﷺ عترت وہی ہے جس نے قرآن کریم کو اپنے سینے سے لگایا قرآن کی تعلیمات پر پوری طرح عمل کیا دوسروں کو اس کی تبلیغ کی اور رسول اکرم ﷺ کی سنت پر سختی سے عمل پیرا ہوئے اس طرح حضور اکرم ﷺ کی عترت اور حضور اکرم ﷺ کا لایا ہوا قرآن اور آپ کی سنت ایک ہی منزل کے نشان ہیں اور وہ منزل قرب و رضائے خداوندی، دنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔



### ﴿ حدیث نمبر ۴۱ ﴾

أخرج الخطيب في "تاريخه" عن علي رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ "شفاعتي لأمتي: من أحب أهل بيتي".

﴿ ترجمہ ﴾

امام خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے اس کے لئے میری شفاعت ہے جس نے میرے گھرانے والوں سے محبت کی۔ (۱)

### ﴿ حدیث نمبر ۴۲ ﴾

أخرج الطبرانی عن ابن عباس رضي عنهما قال: قال رسول الله ﷺ "أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ مِنْ أُمَّتِي، أَهْلُ بَيْتِي".

﴿ ترجمہ ﴾

امام طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اپنی امت میں سب سے پہلے اپنے گھر والوں کی شفاعت کروں گا۔ (۱)

﴿ تشریح ﴾

حضور اکرم ﷺ کا سب سے پہلے اپنے گھر والوں کی شفاعت کرنا ان کے آپ ﷺ کے قریب تر ہونے کی وجہ سے ہے چنانچہ یہ اصولی بات ہے کہ "الْأَخْقُ لِأَقْرَبِ فَالْأَقْرَبُ" کہ حق اسی کا پہلے ہے جو زیادہ قریب ہے پھر اس کا جو اس کے بعد زیادہ قریب ہے اور یہ شفاعت ان کے درجات کی بلندی کے لئے ہوگی۔



### حدیث نمبر ۴۳

أَخْرَج الطبرانی عن المطلب بن عبد الله بن حنطب، عن أبيه قال: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْجُحْفَةِ فَقَالَ "أَلَسْتُ أَوْلَىٰ بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟" قَالُوا بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ "فَإِنِّي سَأَلْتُكُمْ عَنْ آئِينَ: عَنِ الْقُرْآنِ، وَعَثَرْتَنِي."

ترجمہ

امام طبرانی نے حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہما سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ کیا میں تمہاری جانوں سے زیادہ محبوب نہیں ہوں؟ سب نے عرض کی کیوں نہیں۔ فرمایا رسول اکرم ﷺ نے کہ میں کل قیامت کے دن تم سے دو چیزوں کے بارے میں پوچھوں گا (کہ تم نے میرے بعد ان سے کیا سلوک کیا) قرآن کے بارے میں اور میرے خاندان کے بارے میں۔ (۱)

ترجمہ

قرآن کے ساتھ کیا سلوک کیا یعنی کیا تم نے اسے سیکھا اور پر عمل کیا۔

(۱) المعجم الكبير ۲/۳۲۱ (۱۳۵۰)

### حدیث نمبر ۴۴

أَخْرَج الطبرانی عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ "لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعٍ: عَنْ عُمْرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ جَسَدِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ، وَعَنْ مَالِهِ فِيمَا أَنْفَقَهُ وَمَنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ. وَعَنْ مُحِبِّتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ."

ترجمہ

امام طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی قیامت کے دن قبر سے اٹھ کر اس وقت تک ادھر ادھر حرکت نہ کر سکیگا جب تک اس سے چار باتوں کا جواب نہ لے لیا جائے گا۔ عمر کے بارے میں کہ کس کام میں گزاری اور جسم کی طاقت کے بارے میں کہ کہاں خرچ کی اور مال کے بارے میں کہ کہاں خرچ کیا اور میرے گھرانے سے محبت کے بارے میں۔ (۱)

(۱) المعجم الكبير ۲/۸۳ (۱۱۵۷) المعجم الاوسط

ج ۱۰ ص ۱۸۵ (۹۳۰۲) اور اسے امام بیہقی نے مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۳۳۶ اور برہرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا اور اس میں کچھ یہ الفاظ زائد ہیں "حضور اکرم ﷺ سے عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کی اور آپ ﷺ کے گھرانے سے محبت کی نشانی کیا ہے امام بیہقی نے اسے طبرانی کی طرف منسوب کیا ہے۔



### ﴿ حدیث نمبر ۴۵ ﴾

أَخْرَجَ الدِّیْلَمِيُّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ "أَوَّلُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيَّ الْخَوْضَ أَهْلُ بَيْتِي"۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے خوض کوثر پر مجھ سے میرے گھرانے والے ملیں گے۔ (۱)

### ﴿ حدیث نمبر ۴۶ ﴾

أَخْرَجَ الدِّیْلَمِيُّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "أَدْبُوا أَوْلَادَكُمْ عَلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ : حُبِّ نَبِيِّكُمْ ، وَحُبِّ أَهْلِ بَيْتِهِ ، وَعَلَى قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ ، فَإِنَّ حَمَلَةَ الْقُرْآنِ فِي ظِلِّ اللَّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ ، مَعَ أَنْبِيَائِهِ وَأَصْفِيَائِهِ"۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی اولاد کو تین باتیں سکھاؤ۔ اپنے نبی کی محبت۔ اپنے نبی کے گھر والوں سے محبت اور قرآن پڑھنا۔ تو بے شک قرآن کے علم والے اس (قیامت کے) دن جس دن اللہ کے سایہ رحمت کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اللہ کے رحمت کے سایہ میں، انبیاء اور نیک بندوں (ولیوں) ساتھ ہونگے۔ (۱)

﴿ تشریح ﴾

قرآن والے وہ ہیں جو صحیح العقیدہ ہوں اور قرآن کا علم سیکھا اور آگے دوسروں کا سکھایا اور وہ جنہوں نے اس کام میں مدد کی اور کرتے ہیں۔

(۱) اسے ترقی ہندی نے کنز العمال ج ۱۶ ص ۳۵۹ (۳۵۳۰۹) اور تہذیبی نے

کشف الخفاء ج ۳ ص ۷۷ (۳۴۱۵۷) میں نقل کیا ہے۔

(۱) اسے ترقی ہندی نے کنز العمال ج ۱۲ ص ۱۰۰ (۳۴۱۷۸) میں روایت کیا۔



### حدیث نمبر ۴۷

أخرج الديلمي عن علي رضي الله عنه قال :  
قال رسول الله ﷺ " أَثْبِتْكُمْ عَلَى الصِّرَاطِ ، أَشَدُّكُمْ  
حُبًّا لِأَهْلِ بَيْتِي وَأَصْحَابِي "

﴿ترجمہ﴾

امام دیلمی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی بنی کریم ﷺ نے فرمایا  
کہ کل قیامت (کے دن) پل صراط پر تم میں سے وہ زیادہ ثابت قدم ہوگا جو میرے گھر  
والوں اور میرے صحابہ سے زیادہ محبت کرے گا۔ (۱)

﴿تشریح﴾

" أَثْبِتْكُمْ " میں اثبت اسم تفضیل ہے اسی طرح " أَشَدُّ " بھی اسم  
تفضیل ہے۔ حدیث سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ پل صراط پر وہی سب سے زیادہ ثابت  
ہوگا جو اپنے دل میں حضور اکرم ﷺ کے اہل بیت اور صحابہ کرام کی محبت کو جمع  
کرے گا۔ الحمد للہ یہ سعادت اہل سنت کے ہی حصہ میں آئی ہے۔

(۱) اسے امام ابن عدی نے کامل میں ج ۲ ص ۲۳۰ پر اور ترقی ہندی نے کنز العمال  
ج ۱۳ ص ۹۶ (۳۱۵۷) میں نقل کیا۔

### حدیث نمبر ۴۸

أخرج الديلمي عن علي رضي الله عنه قال :  
قال رسول الله ﷺ " أَرْبَعَةٌ أَنَالَهُمْ شَفِيعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ :  
الْمُكْرَمُ لِذُرِّيَّتِي ، وَالْقَاضِي لَهُمْ حَوَائِجَهُمْ ، وَالسَّاعِي  
لَهُمْ أُمُورَهُمْ عِنْدَ مَا اضْطُرُّوا ، وَالْمُحِبُّ لَهُمْ بِقَلْبِهِ  
وَلِسَانِهِ "

﴿ترجمہ﴾

امام دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی بنی کریم ﷺ نے  
فرمایا میں چار لوگوں کی قیامت کے (دن خاص) شفاعت کروں گا ایک انکی جو میری  
اولاد کی تعظیم کرے گا دوسرا اس کی جوان کی ضرورتیں پوری کرے گا تیسرا اس کی جو  
اسوقت ان کے کام کے لئے بھاگ ڈور کرے گا جب وہ مجبور ہوں گے اور چوتھا وہ جو  
ان (میرے گھرانے) کی دل اور زبان (دونوں) سے ان سے محبت کرے گا۔ (۱)

(۱) اسے امام طبری نے ذخائر عقیبی ص ۵۰ پر اور ترقی ہندی نے کنز العمال  
ج ۱۳ ص ۱۰۰ (۳۳۱۸۰) اور امام زبیدی نے اتحاف السادة المتقين ج ۸ ص ۳ اور سبوحی  
نے جواهر العقدين ج ۲ ص ۲۸۳ پر روایت کیا اور کہا کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (۱) اکثر  
مفتی غلام سرور قادری عرض کرتا ہے کہ تمام محدثین، فقہاء اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ ضعیف حدیث  
فضائل میں معتبر اور مقبول ہے۔



### ﴿ حدیث نمبر ۴۹ ﴾

أخرج الديلمي عن أبي سعيد رضي الله عنه  
قال: قال رسول الله ﷺ "إِشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى مَنْ  
آذَانِي فِي عَثْرَتِي"

﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص پر اللہ کا سخت غضب (عذاب) ہوگا جو میرے گھرانے کے بارے میں مجھے تکلیف پہنچائے گا۔ (۱)

﴿ تشریح ﴾

اس حدیث کی رو سے یزید پلید اور اسے کے ساتھی عبید اللہ بن زیاد خبیث و شمر وغیرہ جنہوں نے سیدنا امام حسین رضی اللہ اور ان کے خاندان کے جسم و چراغ اہل بیت تھے شہید کیا اور ستایا، وہ اللہ کے غضب کے مستحق ٹھہرے۔

(۱) اسے متقی ہندی نے کنز العمال ج ۱۲ ص ۹۳ (۳۴۱۳۳) میں نقل کیا اور امام طبرانی نے ذخائر عقیبی ص ۸۳ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ سے نقل کیا۔

(ترجمہ) اس شخص پر اللہ کا سخت غضب ہوگا اور اس کے رسول کا غضب اور فرشتوں کا غضب جس نے نبی کا خون بہایا یا اس کے گھرانے کے بارے میں اسے تکلیف پہنچائی اور طبری نے اسے امام علی بن موسیٰ رضا کی طرف منسوب کیا۔

### ﴿ حدیث نمبر ۵۰ ﴾

أخرج الديلمي عن أبي هريرة رضي الله عنه  
قال: قال رسول الله ﷺ "إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْأَكْلَ فَوْقَ  
شَبْعِهِ، وَالْغَافِلَ عَنْ طَاعَتِهِ، وَالتَّارِكَ لِسُنَّةِ نَبِيِّهِ، وَالْمُخْفِرَ  
ذِمَّتَهُ، وَالْمُبْغِضَ عَثْرَةَ نَبِيِّهِ، وَالْمُؤْذِيَ جِيرَانَهُ"

﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو طلب سے زیادہ بہت پیٹ بھر کر کھاتا ہے اور اسکو جو اپنے رب کی فرمانبرداری سے بے پروائی کرتا ہے اور اس کو جو اپنے نبی ﷺ کی سنت کا تارک ہے اور اس کو جو اپنے نبی ﷺ کے گھرانے والوں سے بغض رکھتا ہے اور اس کو جو اپنے پڑوسیوں کو تکلیف پہنچاتا ہے۔ (۱)

(۱) اسے متقی ہندی نے کنز العمال ج ۱۶ ص ۸۷ (۱۶۳۵) میں نقل کیا اور اسے امام دیلمی کی طرف منسوب کیا اور اس حدیث کے بعض الفاظ کے شواہد حدیث نمبر ۱۳، ۱۵، ۱۹، اور ۳۹ میں گزر چکے ہیں۔



### ﴿ حدیث نمبر ۵۱ ﴾

أَخْرَجَ الدِّیْلَمِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "أَهْلُ بَيْتِي وَالْأَنْصَارُ  
كَرُشَى وَعَيْنَتِي، وَصَحَابِي، وَمَوْضِعُ مَسَرَّتِي، وَأَمَانَتِي -  
فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئَتِهِمْ"

﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول ﷺ  
نے فرمایا میرے گھرانے والے اور انصار میرا سرمایہ اور میرے جسم کے ایک حصہ کی  
طرح ہیں اور میرے ساتھی اور اہل بیت میرے گھرانے والے اور میرا کنبہ ہیں میری  
خوشی کی جگہ ہیں اور میری امانت ہیں ان کے نیک کی نیکی کو قبول کرو اور جس سے غلطی  
ہو اس سے درگزر کرو (جبکہ غلطی حدود الحیہ میں سے نہ ہو۔ قادری)۔ (۱)

﴿ تشریح ﴾

کرش کاف کی زیر اور عینت عین کی زبر کے ساتھ۔ کرش خاندان اور عینہ  
گھرانے والے، یہ اہل بیت اور صحابہ کی شان عظیم ہے

(۱) الفردوس الدیلمی ج ۱ ص ۳۰۷ (۱۶۳۵) اور امام ترمذی نے ترمذی کی  
ج ۵ ص ۶۷ پر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "خبردار  
بے شک میرے گھرانے والے میرا گوارہ ہیں جہاں میں چناہ اور آرام پاتا ہوں اور بے شک میرا سرمایہ و  
مدگار انصار ہیں تو ان میں سے جس سے خطا ہو جائے اس سے درگزر کرنا اور جو ان میں سے نیکی کرے  
اسے قبول کرنا، اور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔

### ﴿ حدیث نمبر ۵۲ ﴾

أَخْرَجَ أَبُو نَعِيمٍ عَنْ عَثْمَانَ بْنِ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ أَوْلَى رَجُلًا مِنْ  
بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مَعْرُوفًا فِي الدُّنْيَا، فَلَمْ يَقْدِرِ الْمُطَّلِبِيُّ  
عَلَى مُكَافَأَتِهِ، فَأَنَا أَكْفَأُهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابو نعیم نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے عبدالمطلب (میرے دادا) کی اولاد میں سے  
کسی پر احسان کیا پھر وہ اس کے احسان کا بدلہ دنیا میں نہ دے سکا تو قیامت کے دن  
اس کی طرف سے میں اس کا بدلہ دوں گا۔ (۱)



## ﴿ حدیث نمبر ۵۳ ﴾

أخرج الخطيب عن عثمان بن عفان رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "مَنْ صَنَعَ صَنِيعَةً إِلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْفِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِي الدُّنْيَا، فَعَلَى مُكَافَأَتِهِ إِذَا الْقِيَمَى"۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام خطیب بغدادی نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں میرے دادا عبدالمطلب کی اولاد (جو مجھ پر ایمان لائے اس) پر احسان کیا وہ جب قیامت کے دن مجھ سے ملے گا تو میں اس کا بدلہ اتاروں گا۔ (۱)

(۱) تاریخ بغداد ج ۱۰ ص ۱۰۳ اور اسے امام طبرانی نے معجم الوسط ج ۲ ص ۲۹۹ (۱۳۶۹) میں اسے روایت کیا۔

## ﴿ حدیث نمبر ۵۴ ﴾

أخرج ابن عساكر عن علي رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "مَنْ صَنَعَ إِلَى أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَدًا، كَافَأْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔

﴿ ترجمہ ﴾

امام ابن عساكر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میرے اہل بیت (ازواج مطہرات اور اولاد شریفہ) میں سے کسی پر کوئی احسان کیا اس کے احسان کا بدلہ قیامت کے دن میں اتاروں گا۔ (۱)

(۱) اسے امام علی نقی حنفی نے کنز العمال ج ۱۲ ص ۹۵ (۳۳۱۵۲) میں نقل کیا۔



### ﴿ حدیث نمبر ۵۵ ﴾

أخرج البارودی عن أبي سعيد رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "إِنِّي قَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِن تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابُ اللَّهِ سَبَبُ طَرَفِهِ بَيْدُ اللَّهِ، وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ، وَعِثْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، وَأَنْهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا، حَتَّى يَرِدَا عَلَى الْخَوْضِ".

﴿ ترجمہ ﴾

امام بارودی نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم میں دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں تم جب تک ان سے وابستہ رہو گے انہیں تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے ایک اللہ کی کتاب (قرآن مجید) یہ اللہ کی ایک رسی ہے جس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھ میں اور دوسری چیز میری عثرت میرے گھرانے والے (ازواج مطہرات و حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما) اور یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے آئیں گے۔ (۱)

(۱) اسے امام ابن ابی عامر نے "کتاب السنۃ" ج ۲ ص ۶۳ (۱۵۵۳) اور امام نسوی نے "المعرفۃ والتاریخ" ج ۱ ص ۵۳۷ اور امام طبرانی نے "معجم الاوسط" ج ۳ ص ۲۶۳ (۳۳۶۳) اور ص ۳۳۸ (۳۵۶۶) اور امام احمد بن حنبل نے "مسند" میں ج ۳ ص ۳۸۸ (۱۰۷۲۰) میں روایت کیا اور اسی طرح کی ایک حدیث زید بن ارقم کی روایت سے حدیث نمبر ۱ کے حوالہ سے گزری ہے۔

### ﴿ حدیث نمبر ۵۶ ﴾

أخرج أحمد، والطبرانی، عن زيد بن ثابت رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "إِنِّي قَارِكٌ فِيكُمْ خَلِيفَتَيْنِ: كِتَابُ اللَّهِ، حَبْلُ مَمْدُودٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَعِثْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، وَأَنْهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا، حَتَّى يَرِدَا عَلَى الْخَوْضِ".

﴿ ترجمہ ﴾

امام احمد، اور امام طبرانی نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم میں اپنے بعد دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں ایک اللہ کی کتاب، اللہ کی کتاب اللہ کی رسی ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی ہوئی ہے (جس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے دوسرا تمہاری طرف ہے جس نے اسے مضبوطی سے پکڑ لیا اس پر عمل کیا وہ اللہ تک پہنچ گیا۔ غلام سرور قادری) اور دوسری میری عثرت اہل بیت اور بے شک یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے آئیں گے۔ (۱)

(۱) مسند ج ۶ ص ۲۳۲ (۲۱۰۶۸) اور ص ۲۳۵ (۲۱۵۳) المعجم الكبير ج ۵ ص ۱۵۳ (۲۹۲۳)



### حدیث نمبر ۵۷

أخرج الترمذی، والحاکم، والبیہقی فی "شعب الایمان" عن عائشة رضی اللہ عنہا مرفوعاً: "سِتَّةٌ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُّجَابٍ: الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، وَالْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللّٰهِ، وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبْرُوتِ، فَيُعْزُّ بِذَلِكَ مَنْ أَذَلَّ اللّٰهُ، وَيُذِلُّ مَنْ أَعَزَّ اللّٰهُ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عَثَرَتِي، وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِي".

﴿ترجمہ﴾

امام ترمذی، اور امام حاکم، اور امام بیہقی نے "شعب الایمان" میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، چھ لوگ ہیں جن پر اللہ نے اور ہر نبی نے لعنت فرمائی جس کی دعا قبول (ہوتی) ہے ایک وہ جو اللہ کی کتاب میں کچھ بڑھادے اور دوسرے اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا اور تیسرا جو میری امت پر زبردستی حکمران بن جائے اور اس حکومت کی طاقت کے بل بوتے پر انہیں عزت و عہدے دے جنہیں اللہ نے (انکی نافرمانی کیوجہ سے اپنے ہاں) ذلیل قرار دیا اور انہیں ذلیل کرے (عزت اور عہدے سے محروم رکھے) جن کو اللہ نے (اپنے) ہاں عزت والا قرار دیا۔ چوتھا وہ جو اللہ کے حرم کی بے ادبی کرے اور پانچواں وہ جو میرے اہل بیت کی بے ادبی کرے ان کے ساتھ وہ کام کرے جو ان کے حق میں اللہ نے حرام ٹھہرایا۔ اور چھٹا میری سنت کا تارک - (۱)

(۱) ترمذی ج ۳ ص ۳۹۷ (۲۱۵۳) المستدرک ج ۱ ص ۹۱ (۱۰۲) اور ج ۲ ص ۵۷۱ (۳۹۳۱) اور ج ۳ ص ۱۰۱ (۷۰۱)۔

### حدیث نمبر ۵۸

أخرج الديلمی فی "الأفراد" والخطیب فی "المتفق" عن علی رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: "سِتَّةٌ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ: الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، وَالْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللّٰهِ، وَالرَّاعِبُ عَنْ سُنَّتِي إِلَى بَدْعَةٍ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عَثَرَتِي مَا حَرَّمَ اللّٰهُ، وَالْمُتَسَلِّطُ عَلَى أَمْتِي بِالْجَبْرُوتِ، لِيُعْزَّ مَنْ أَذَلَّ اللّٰهُ، يُذِلُّ مَنْ أَعَزَّ اللّٰهُ، وَالْمُرْتَدُّ أَغْرَابِيًّا بَعْدَ هِجْرَتِهِ".

﴿ترجمہ﴾

امام دیلمی نے افراد میں اور خطیب بغدادی نے متفق میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چھ لوگ ہیں جن پر اللہ نے اور ہر نبی نے لعنت فرمائی جس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ ایک جو اللہ کی کتاب میں کچھ بڑھادے۔ دوسرے اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا۔ تیسرا میری سنت کو چھوڑنے والا اور بدعت کو اختیار کرنے والا۔ چوتھا میری امت (خاندان) کے ساتھ وہ برتاؤ کرنے والا جو اللہ نے حرام ٹھہرایا۔ پانچواں میری امت پر اس لئے قوت کے ساتھ غالب آکر حکمرانی کرنے والا کہ وہ اسے عزت دے جسے اللہ نے ذلیل ٹھہرایا اور اسے ذلیل کرے جسے اللہ نے عزت دی اور چھٹا وہ جو ہجرت کے بعد مرتد ہو کر اسلام سے پھر جانے والا۔ (۱)

(۱) اے امام دیلمی نے الفردوس میں روایت کیا ج ۲ ص ۳۴۲ (۳۲۹۸) اس میں کچھ کی بجائے سات الفاظ ہیں اور حدیث کے بعض الفاظ میں اختلاف ہے اور حاکم نے مستدرک ج ۲ ص ۵۷۳ (۳۹۵۳) اور طبرانی نے معجم الکبیر ج ۷ ص ۲۳ (۸۹) عمرو بن مسعود کی روایت جس میں سات کا ذکر ہے۔



## ﴿ حدیث نمبر ۵۹ ﴾

أَخْرَجَ الْحَاكِمُ فِي "تَارِيخِهِ" وَالدِّيلَمِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "ثَلَاثٌ مَنْ حَفِظَهُنَّ: حَفِظَ اللَّهُ لَهُ دِينَهُ وَدُنْيَاهُ، وَمَنْ ضَيَّعَهُنَّ: لَمْ يَحْفَظِ اللَّهُ لَهُ شَيْئًا: حُرْمَةُ الْإِسْلَامِ، وَحُرْمَتِي، وَحُرْمَةُ رَحْمَتِي".

## ﴿ ترجمہ ﴾

امام حاکم نے تاریخ میں اور امام دیلمی نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے تین چیزوں کی حفاظت کی اللہ اسکے دین اور دنیا کی حفاظت کریگا۔ اور جس نے تین چیزوں کی حفاظت نہ کی ان کو ضائع کر دیا اللہ اسکی کسی چیز کی حفاظت نہیں فرمائے گا۔ ایک اسلام (کے احکام) کی (علائیہ خلاف ورزی کر کے) بے حرمتی کرنے والا اور میرے (مسلمان) رشتہ داروں کی بے حرمتی کرنے والا۔ (۱)

(۱) اے امام طبرانی نے المعجم الکبیر ج ۳ ص ۱۲۶ (۲۸۸۱) اور المعجم الاوسط ج ۱ ص ۱۲۲ (۲۰۵) میں روایت کیا۔

## ﴿ حدیث نمبر ۶۰ ﴾

أَخْرَجَ الدِّيلَمِيُّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "خَيْرُ النَّاسِ الْعَرَبُ، وَخَيْرُ الْعَرَبِ قُرَيْشٌ، وَخَيْرُ قُرَيْشٍ بَنُو هَاشِمٍ".

## ﴿ ترجمہ ﴾

امام دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سارے لوگوں میں بہتر عرب ہیں، اور عرب میں بہتر قریش ہیں، اور قریش میں بہتر (میرا خاندان) بنی ہاشم ہے (لہذا میرے خاندان کا احترام خاص طور پر ضروری ہے)۔ (۱)

(۱) الفردوس ص ۸۷ (۲۸۹۳)



# خدمت خلق فی سبیل اللہ

مفسر قرآن پیر طریقت ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری شیخ الحدیث جامعہ رضویہ  
کے روحانی فیوضات سے فائدہ اٹھائیں

بے اولاد جوڑے کو اولاد مل سکتی ہے (انشاء اللہ)

جن کی لڑکیاں ہوں لڑکانہ ہو لڑکا ہو گا نام بھی پہلے بتا دیا جائے گا۔

نا جائز مقدمہ میں بے قصور قیدی کی رہائی

شرفاء کے بچوں اور بچیوں کے رشتے

لا علاج بیماریاں

کاروباری پریشانیاں

جان و مال و عزت و اکبر کی حفاظت

جن بھوت، جادو، نظر بد و حسد وغیرہ

و دیگر ہر پریشانی و مشکل کا روحانی حل

منجانب حافظ احسان احمد قاضی رابطہ جامعہ رضویہ (ٹرست) محلہ کلاں  
مینجنگ ایڈیٹر ماہنامہ البر لاہور  
ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 042-5810261

الحمد للہ کتاب مکمل ہوئی۔

دعا گو خادم و غلام اہل بیت و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری

بانی و مہتمم جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن لاہور۔

مورخہ ۲۰۰۱-۹-۵ بروز بدھ بر مکان شوکت علی قادری

جہانسبرگ جنوبی افریقہ بوقت دس بجے اور پاکستانی ٹائم ایک بجے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا

محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین :

[www.jamiazizviatrust.org](http://www.jamiazizviatrust.org)

Email: [ubpublisher@jamiazizviatrust.org](mailto:ubpublisher@jamiazizviatrust.org)



## جہاد اور قتال میں کیا فرق ہے؟

جہاد کیا ہے؟

جہاد کب فرض ہوتا ہے؟

جہاد اسلامی کیا ہے؟

جہاد کیونکر فرض کیا گیا؟

کیا جہاد قیامت تک کے لئے جاری رہے گا؟

کیا نہتے غیر مسلموں کو مارنا جہاد ہے؟

کیا امریکہ، برطانیہ، کینیڈا، اور غیر مسلم ممالک دارالحرب ہیں؟

اور ان میں بسنے والے مسلمان دارالحرب میں رہتے ہیں؟

جہاد کے بہت سے مسائل جاننے کے لئے محقق العصر پیر طریقت ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری مدظلہ العالی کی تصنیف ”جہاد اسلامی“ کا مطالعہ ضرور کریں جس میں قرآن و سنت و ائمہ اربعہ کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ کن وجوہات میں جہاد امت پر فرض ہوتا ہے اور جہاد کا حکم دینا کس کی ذمہ داری ہے؟ اور جہاد کی حقیقت کیا ہے؟

عمدة البیان پبلشرز (رجسٹرڈ)

جامعہ رضویہ (فرسٹ) سنٹرل کمرشل مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

Ph: 042-8428922-Mob: 0300-4826678-0300-7991693

## شدید غصہ کی حالت میں طلاق ہوتی ہے یا نہیں؟

کیا غصہ کی حالت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے؟

کیا طلاق غصہ میں ہی دی جاتی ہے؟

کیا طلاق کے لئے غصہ کا ہونا ضروری ہے؟

کیا طلاق کے بعد کوئی صلح کی گنجائش نکلتی ہے؟

کیا بیچ شوہر کی جگہ طلاق دے سکتا ہے؟

کیا شدید غصہ کی طلاق کے بعد حلالہ ضروری ہے؟

کیا طلاق اللہ کے ہاں پسندیدہ فعل ہے؟

کیا طلاق دینا بہت بری بات ہے؟

کیا طلاق دینے سے خاندان آباد ہو سکتے ہیں؟

ان کے علاوہ طلاق کے بہت سے مسائل جاننے کے لئے شیخ التفسیر والحدیث پیر طریقت ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری مدظلہ العالی کی تصنیف ”شدید غصہ کی طلاق“ کا مطالعہ ضرور کریں جس میں قرآن و سنت و ائمہ اربعہ کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ کن وجوہات میں طلاق واقع ہو سکتی ہے اور کن میں نہیں؟

عمدة البیان پبلشرز (رجسٹرڈ)

جامعہ رضویہ (فرسٹ) سنٹرل کمرشل مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

Ph: 042-8428922-Mob: 0300-4826678-0300-7991693



**تصانیف پیر طریقت حضرت قبلہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری ہانی دہلوی جامعہ رضویہ (لنٹ) لاہور**  
 کی اہم ترین موضوعات پر تصانیف کا مطالعہ فرمائیں احباب کو تشہید پیش کریں۔

- |   |   |
|---|---|
| (1) دارالسلام عثمان بنی الامام <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>              | (28) شہادت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ                 |
| (2) مقام علم و طہار   | (29) رد امکان کذب باری تعالیٰ                       |
| (3) خلافت اسلامیہ اور مغربی جمہوریت                                       | (30) شرح "الفصل الموہبیہ"                           |
| (4) قاضی اور سربراہ مملکت   | (31) مجاہد حق القبر                                 |
| (5) مسئلہ ایصال ذائب  | (32) بیعت کی اہمیت و ضرورت                          |
| (6) نواسۃ یا محمد یا رسول اللہ <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small>          | (33) مسئلہ تصویر (تصویر کا جائز) (اردو - انگلش)     |
| (7) پانچویں عالم القادری کا علمی و تحقیقی جائزہ                           | (34) نماز سے حلقہ تین اہم مسئلے                     |
| (8) شہید فخر شہداء کی طلاق کا شرعی حکم                                    | (35) تفسیر اعداء باللہ من الشیطان الرجیم            |
| (9) مسئلہ صلوة و سلام قبل اذان  | (36) تفسیر بسم اللہ الرحمن الرحیم                   |
| (10) سورہ یونس مع اردو ترجمہ و تفسیر                                      | (37) اسلام میں یکسوئی کی شرعی حیثیت                 |
| (11) علیہ السلام  | (38) حج اور قربانی                                  |
| (12) مغرب نماز کی (اردو - انگلش)  | (39) نجات الوداع بنی کریمین                         |
| (13) سورہ نمل مع ترجمہ و تفسیر  | (40) پردہ کی شرعی حیثیت                             |
| (14) الشاہ احمد رضا ربیع  | (41) ذکر و وسیلہ                                    |
| (15) مسئلہ علم غیب و وسیلہ  | (42) عالم برزخ                                      |
| (16) قرآن کیسے سمجھا دیا؟   | (43) الوداع الفراقیہ                                |
| (17) مجموعہ دیات اولیاء   | (44) فقہ اعلیٰ علی بیت                              |
| (18) شرح جای کا اردو ترجمہ  | (45) عربی کرام کی روشنی میں لکھا گیا آسان و عام فہم |
| (19) مسئلہ فحش و زانیہ  | (46) ترجمہ قرآن کریم جو اس صدی کا جدید و کارآمد ہے  |
| (20) معجزات مصطفیٰ <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small>                      | (47) حالات امام بخاری علیہ الرحمۃ                   |
| (21) انصافیت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ                          | (48) جہاد اسلامی (اردو - انگلش)                     |
| (22) معاشیات غلام مصطفیٰ <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> (اردو - انگلش) | (49) مسائل و مضامین ذکوۃ و صدقات (اردو - انگلش)     |
| (23) انجمن یا سنگت  | (50) اسلام کا قانون شہادت                           |
| (24) اسلام میں دالہ کی شرعی حیثیت   | (51) لباس مسنون                                     |
| (25) فقہ اسلامی فرسے اور ان کی بہرہ و منافع                               | (52) علماء اور حکمرانوں کے درمیان تعلق کی اہمیت     |
| (26) عقد نکاح   | (53) عقد نکاح                                       |
| (27) قیامِ منیم   | (54) عین اہم مسئلے                                  |
|   | شہید فخر شہداء کی طلاق                              |



# شیخ القرآن ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری کی دیگر تصانیف



Designed By Muhammad Ahsan (0322-4078854, Email: ahsan@spaworld.com)

Distribute by SAW Publisher

0300-4836678  
0321-4039401

